بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

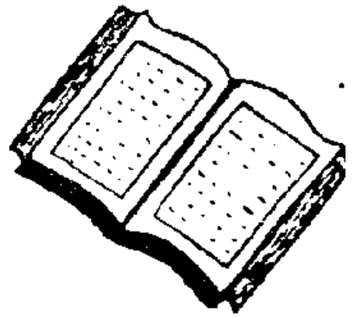

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

اون ۶۹۲

الفرقان

نعتِ نبویؐ نمبر

دسمبر ۱۹۷۵ء

مدیرِ مسئول
ابو العطاء جالندھری

سالانہ اشتراک

پاکستان	— دس روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک	— ساٹھ روپے
بیرونی ممالک بحری ڈاک	— تیس روپے

فی پرچہ کی قیمت ڈیڑھ روپیہ

— تاریخ اشاعت ہر ماہ کی پندرہ تاریخ مقرر ہے —

قومی اسمبلی پاکستان ۱۹۷۴ء میں پیش ہونیوالا جماعت احمدیہ کا نمائندہ وفد

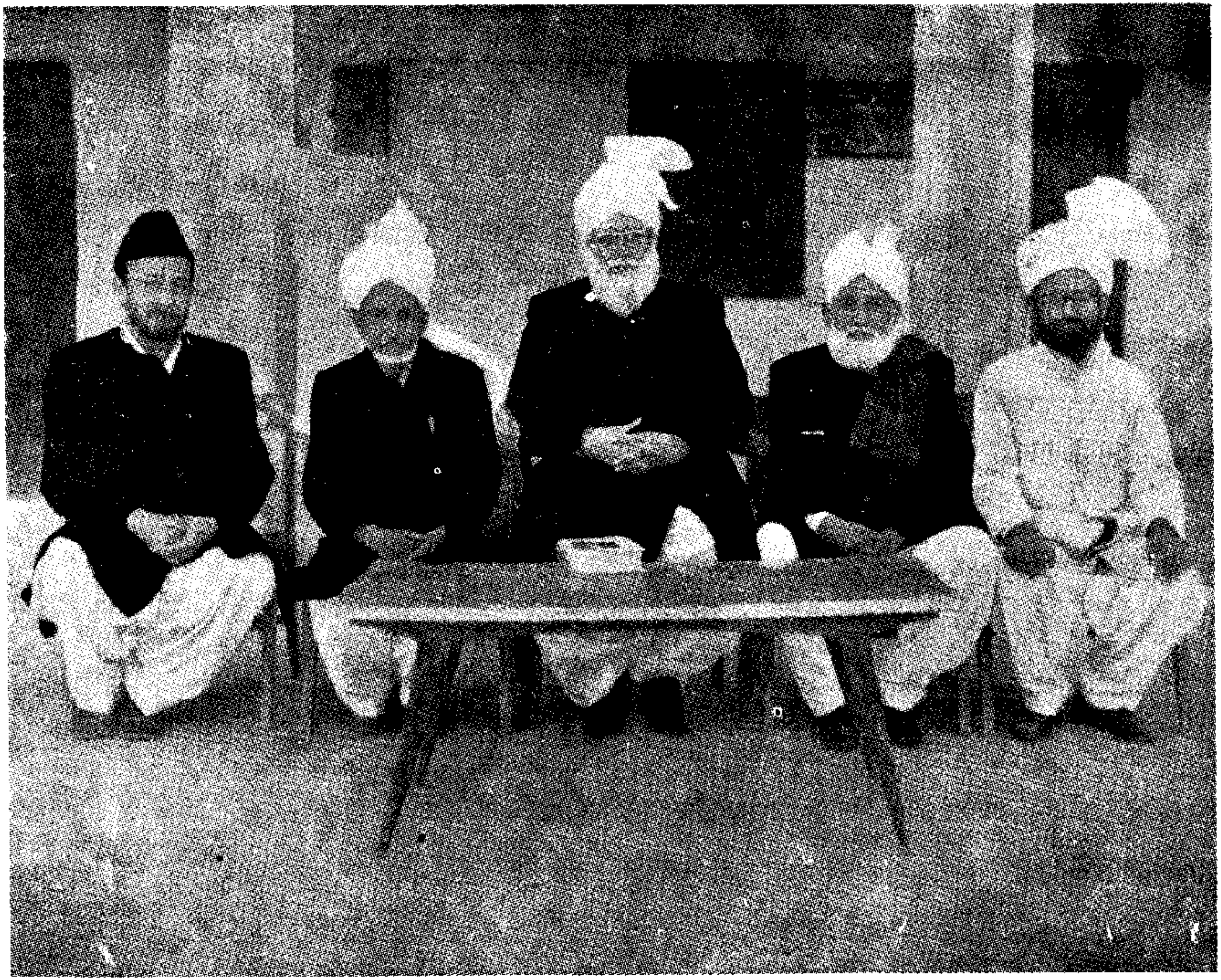

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون ۶۹۲

ایڈیٹر ابوالعطاء جالندھری

الفرقان ربوہ

جلد ۲۵ — شمارہ ۱۲ | دسمبر ۱۹۷۵ء | ذوالحجہ ۱۳۹۵ ہجری قمری | فتح ۱۳۵۴ ہجری شمسی

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

اس شمارہ میں حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ان عشق و محبت سے لبریز و الہانہ اشعار کا منتخب مجموعہ مرتب کیا گیا ہے جو آپؑ نے حضرت سید الانبیاء خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء میں اردو، فارسی اور عربی زبان میں تحریر فرمائے ہیں۔

اُمید ہے کہ اہلِ دل اصحاب ان اشعار سے روحانی کیف اور ایمانی لذت حاصل کرتے رہیں گے

بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا جَمِیْعاً — آمین!

○

مجلسِ تحریکِ اعزازی ارکان

- صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب — ربوہ
- خان بشیر احمد خان رفیق صاحب امام مسجد لندن

16, Gresson Hall Road,
London. W-18

- مولوی دوست محمد صاحب شاہد — ربوہ
- مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان

P.O. Box 1482. TOKYO.

○

سالانہ اشتراک

پاکستان — دس روپیے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — ساٹھ ،،
،، ،، بحری ڈاک — تیس ،،
امریکہ، کینیڈا ہوائی ڈاک — نوّے ،،

اس پرچہ کی قیمت

ڈیڑھ روپیہ

الفرقان کا نعت النبیؐ نمبر

عشق و محبّتِ رسُولُ اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کا اُبلتا ہُوا چشمہ

(۱)

اللہ تعالیٰ نے ازل سے ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت خاتم النّبیّین سیّد المُرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسمِ مبارک **محمّد** قرار دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ آپؐ کی حمد و ثناء ہر زمانہ میں اور ہر مکان میں ہوتی رہے گی۔ آسمانوں پر بھی آپؐ قابلِ تعریف ہیں اور زمینوں میں بھی آپ کی مدح و ثناء کے ترانے گائے جاتے رہیں گے آپ ہر پہلو سے مستحقِ تعریف ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا صلّے اللہ علیہ وسلّم کو اپنی **صفات کا مظہرِ اتم** بنایا اور آپؐ کو حُسن و احسان سے حصّہ وافر عطا فرمایا۔ فیوضِ خداوندی اور انوارِ سماوی کے حصُول کے لئے آپؐ قَابَ قَوْسَيْنِ کے مقام پر قرار پائے اور ساری کائنات آپ کے عشق اور آپ کی محبّت سے معمُور ہو گئی۔ ہر دَور میں عشّاقِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ایک انبوہِ کثیر نظر آتا ہے جو عشق و محبّت کے والہانہ گیت گاتے رہیں گے ہر مدح خوانِ نبویؐ کا اپنا رنگ اور اپنا انداز ہے۔ سبھی اس نُور کے شیدائی اور اُس محبوبؐ پر فریفتہ ہیں۔

(۲)

اس دورِ آخرین میں سراجِ منیر یعنی حضرت نبیِّ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے نُور کی ایک غیر معمولی تجلّی ہوئی اور آپؐ کی فیض رسانی نے عجیب ترین رنگ اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے **محمّد** صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے ایک **احمدؑ** کو پیدا فرمایا۔ جو آپ کی حمد و ثناء میں یکتائی کے مقام پر کھڑا ہوا۔ پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کیونکہ لفظ **محمّدؐ** کا یہ لفظی تقاضا تھا کہ

حامدوں کے درمیان ایک احمد بھی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے میں یکتا تھے۔ اس لئے آپ سب سے بڑے احمد قرار پا کر محمد بن گئے غلام احمد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کرنے میں یکتا بن کر احمد قرار پائے۔ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ

(۳)

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس سعادت سے نوازا اور آپ کو رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہونے اور آپ کی عاشقانہ مدح و ثناء کے باعث احمد کے نام سے موسوم فرمایا۔ احمدؑ قادیانی نے محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر چیز قربان کردی اور اسلام کی خدمت میں وہ رنگ اختیار کیا کہ سمجھ دار مسلمانوں کی طرف سے آپ کو اسلام کا کامیاب جرنیل اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے نظیر عاشق قرار دیا گیا۔

الفرقان کا یہ نعت النبیؐ نمبر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ان عاشقانہ اشعار پر مشتمل ہے جو آپ نے اردو، فارسی اور عربی میں سیّد الاولین والآخرین محمدؐ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں تحریر فرمائے ہیں۔ قارئین کرام اس مجموعہ کو بہترین ایمان افروز مجموعہ پائیں گے۔ انہیں مقامِ محمدیت کی قدر و معرفت معلوم ہوگی۔

ادارہ الفرقان اس مجموعہ کے انتخاب کے لئے محترم مولوی روشن الدین صاحب مبلغ افریقہ اور محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ بلادِ عربیہ کا خاص طور پر شکر گزار ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو مفید اور بابرکت بنائے اور اپنے حضور قبول فرمائے۔ آمین!

ربوہ
۱۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء

نوٹ

احمدی شعراء کا جو نعتیہ مشاعرہ ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ کے زیر نگرانی منعقد ہو رہا ہے اس کی اہم نظمیں الفرقان کے ایک خاص نمبر میں جلد شائع ہونگی۔ انشاء اللہ العزیز!

حصہ اردو

حضرت خاتم النبیین سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی مدح وثنا میں

حضرت مرزا غلام احمد بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کا عاشقانہ کلام

(۱)

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نورِ پیمبرؐ سے ہمیں — ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفےٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت — اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام — دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں — لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

موردِ قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کی ہم — جب سے عشق اُس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ — تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجّت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دکھلا کے ترا سب کو کیا مُلزم و خوار
سب کا دل آتشِ سوزاں میں جلایا ہم نے

نقشِ ہستی تری اُلفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری راہ میں اُڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجعِ عالم دیکھا
خُم کا خُم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا
نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

(درِّثمین اردو ۔ بحوالہ آئینہ کمالاتِ اسلام)

(۲)

تیرا نبیؐ جو آیا اُس نے خدا دکھایا
دینِ قویم لایا بدعات کو مٹایا

حق کی طرف بُلایا مِل کر خدا مِلایا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

(دُرِّ ثمین - بحوالہ - محمود کی آمین)

(۳)

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے
کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے

لاکھ ہوں انبیاءؑ مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقامِ احمدؐ ہے

باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بُستاں کلامِ احمدؐ ہے

ابنِ مریمؑ کے ذکر کو چھوڑو
اُس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

(دُرِّ ثمین بحوالہ دافع البلاء)

(۴)

وُہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُورِ سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اِک دُوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خُوب تر ہے خُوبی میں اِک قمر ہے
اُس پہ ہر اِک نظر ہے بدرُ الدُّجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے ۔۔۔ میں جاؤں اُس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی راہ دکھائے ۔۔۔ دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یارِ لامکانی وہ دلبرِ نہانی ۔۔۔ دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے ۔۔۔ وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے ۔۔۔ جو راز تھے بتائے نِعم العطا یہی ہے
آنکھ اُس کی دُور بیں ہے دِل یار سے قریں ہے ۔۔۔ ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عین الضیا یہی ہے
جو رازِ دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے ۔۔۔ دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہُوا ہوں ۔۔۔ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ ۔۔۔ باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا ۔۔۔ وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پھندے
پھر کھولے جس نے جندے وہ مجتبیٰ یہی ہے

(درِّثمین بحوالہ قادیان کے آریہ اور ہم)

(۵)

ع پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار (درّثمین بحوالہ حقیقۃ الوحی)

ے برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے ۔۔۔ جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے (درّثمین بحوالہ حقیقۃ الوحی)

حصّہ فارسی

حضرت خاتم النّبیّین سیّدنا محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم

کی مدح و ثنا میں

حضرت مرزا غلام احمد بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السّلام کا عاشقانہ کلام

(۱)

در دلم جوشد ثنائے سرورے
میرے دل میں اس سردار آقا ؐ کی تعریف جوش مار رہی ہے

آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
جو خوبی میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا

آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل
وہ جس کی جان خدائے ازل کی عاشق ہے

آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے
وہ جس کی روح اس دلبر سے واصل ہے

آنکہ مجذوبِ عنایاتِ حق است
وہ جو خدا کی مہربانیوں سے اس کی طرف کھینچا گیا ہے

ہمچو طفلے پروریدہ در برے
اور خدا کی گود میں ایک بچہ کی مانند پلا ہے

آنکہ در برّ و کرم بحرِ عظیم
وہ جو نیکی اور بزرگی میں ایک بحرِ عظیم ہے

آنکہ در لطفِ اتم یکتا درے
اور کمال خوبی میں ایک نایاب موتی ہے

آنکہ در جود و سخا ابرِ بہار
وہ جو بخشش اور سخاوت میں ابرِ بہار ہے

آنکہ در فیض و عطا یک خاورے
اور فیض و عطا میں ایک سورج ہے۔

آں رحیم و رحمِ حق را آیتے　　آں کریم و جودِ حق را مظہرے
وہ رحیم ہے اور رحمتِ حق کا نشان ہے　　وہ کریم ہے اور بخششِ خداوندی کا مظہر ہے

آں رخِ فرخ کہ یک دیدارِ او　　زشت رو را می کند خوش منظرے
اس کا مبارک چہرہ ایسا ہے کہ اس کا ایک ہی جلوہ　　بدصورت کو حسین بنا دیتا ہے

آں دلِ روشن کہ روشن کردہ است　　صد درونِ تیرہ را چوں اخترے
وہ ایسا روشن ضمیر ہے جس نے روشن کر دیا　　سینکڑوں سیاہ دلوں کو ستاروں کی طرح

آں مبارک پے کہ آمد ذاتِ او　　رحمتے زاں ذاتِ عالم پرورے
وہ ایسا مبارک قدم ہے کہ اس کی ذات　　ذاتِ الٰہی کی طرف سے رحمت بن کر آئی ہے

احمدِ آخر زماں کز نورِ او　　شد دلِ مردم ز خور تاباں ترے
اس احمدِ آخر زماں کے نور سے　　لوگوں کے دل آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئے

از بنی آدم فزوں تر در جمال　　وز لآلی پاک تر در گوہرے
وہ تمام آدم زادوں سے بڑھ کر صاحبِ جمال ہے　　اور آب و تاب میں موتیوں سے بھی زیادہ روشن ہے

بر لبش جاری ز حکمت چشمۂ　　در دلش پر از معارف کوثرے
اس کے منہ سے حکمت کا چشمہ جاری ہے　　اور اس کے دل میں معارف سے پُر ایک کوثر ہے

بہرِ حق و امانِ غیرش نیز شاہ　　ثانیِ او نیست در بحر و برے
[illegible]　　[illegible] میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے

آں چراغش داد حق کش تا ابد　　نے خطرے نے غم ز بادِ صرصرے
حق نے اس کو ایسا چراغ دیا ہے کہ ہمیشہ　　[illegible] ہوائے تند سے کوئی خوف و خطر نہیں

پہلوانِ حضرتِ ربِّ جلیل　　بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے
وہ خدائے جلیل کی درگاہ کا پہلوان ہے　　اور ہیبت و شان سے کمر میں خنجر باندھ رکھا ہے

تیرِ اُو تیزی بہر میداں نمُود　　تیغِ اُو ہر جا نمودہ جوہرے
اس کے تیر نے ہر میدان میں تیزی دکھائی ہے　　اور اس کی تلوار نے ہر جگہ اپنا جوہر ظاہر کیا ہے

کرد ثابت بر جہاں عجزِ بتاں　　وانمودہ زورِ آں یک قادرے
اس نے دنیا پر بتوں کا عجز ثابت کر دیا　　اور خدائے واحد کی طاقت کھول کر دکھا دی

تا نماند بے خبر از زورِ حق　　بُت شنا و بُت پرست و بُت گرے
تا خدائی طاقت سے بے خبر نہ رہیں　　بت شنا - بت پرست اور بت بنانے والے

عاشقِ صدق و سداد و راستی　　دشمنِ کذب و فساد و ہر شرے
وہ صدق - سچائی اور راستی کا عاشق ہے　　مگر کذب و فساد اور شر کا دشمن ہے

خواجہ و مر عاجزاں را بندۂ　　بادشاہ و بیکساں را چاکرے
وہ اگرچہ آقا ہے مگر کمزوروں کا غلام ہے　　وہ بادشاہ ہے مگر بے کسوں کا چاکر ہے

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید　　کس ندیدہ در جہاں از مادرے
وہ مہربانیاں جو مخلوق نے اس سے دیکھیں　　وہ کسی نے اپنی ماں میں بھی نہیں پائیں

از شرابِ شوقِ جاناں بیخودے　　در رہش بر خاک بنہادہ سرے
وہ محبوب کے عشق کی شراب میں بیخود ہے　　اس کی محبت میں اس نے اپنا سر خاک پر رکھا ہوا ہے

روشنی از وے بہر قومے رسید　　نورِ او رخشید بر ہر کشورے
اس سے ہر قوم کو روشنی پہنچی　　اس کا نور ہر ملک پہ چمکا

آیتِ رحماں برائے ہر بصیر　　حجتِ حق بہر ہر دیدہ ورے
وہ ہر صاحبِ بصیرت کے لئے آیۃ اللہ ہے　　اور ہر اہلِ نظر کے لئے حجتِ حق ہے

ناتواناں را برحمت دستگیر　　خستہ جاناں را بشفقت غمخورے
کمزوروں کا رحمت کے ساتھ ہاتھ پکڑنے والا　　اور ناامیدوں کا شفقت کے ساتھ غمخوار ہے

حُسنِ رُولش بہ زماہ و آفتاب — خاکِ کوئش بہ زِ مُشک و عنبرے

اس کے چہرہ کا حسن شمس و قمر سے زیادہ ہے — اور اس کے کوچہ کی خاک مشک و عنبر سے بہتر ہے

آفتاب و مہ چہ مے مانند بدو — در دِلش از نورِ حق صد نیرے

سورج اور چاند اس سے کہاں مشابہت رکھ سکتے ہیں — اس کے دل میں خدا کے نور کے سو سورج ہیں

یک نظر بہتر زِ عمرِ جاوداں — گر فتد کس را بر آں خوش پیکرے

ہمیشہ کی زندگی سے وہ ایک نظر بہتر ہے — جو اس پیکر حسن پر پڑ جائے

مشکہ از حُسنش ہمے دارم خبر — جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

میں جو اس کے حسن سے باخبر ہوں — اس پر اپنی جان قربان کرتا ہوں جبکہ دوسرا صرف دل دیتا ہے

یادِ آں صُورت مرا از خود بُرد — ہر زماں مستم کند از ساغرے

اس کی یاد مجھے بے خود بنا دیتی ہے — وہ ہر وقت مجھے ایک ساغر سے مست رکھتا ہے

مے پریدم سُوئے کُوئے اُو مدام — مَن اگر مے داشتم بال و پرے

میں ہمیشہ اس کے کوچہ میں اڑتا پھرتا — اگر میں بال و پر رکھتا

لالہ و ریحاں چہ کار آید مرا — مَن سرے دارم بآں رُو و سرے

لالہ و ریحان میرے کس کام کے ہیں — میں تو اس چہرہ و سر سے تعلق رکھتا ہوں

خُوبیٔ اُو دامنِ دل مے کشد — مو کشانم مے برد زورآورے

اس کی خوبی دامن دل کو کھینچتی ہے — اور ایک طاقتور ہستی مجھے کشاں کشاں لے جا رہی ہے

دیدہ اَم کو ہست نُورِ دیدہ ہا — در اثر مہرش چو مہرِ انورے

میں نے دیکھا کہ وہ آنکھوں کا نور ہے — اس کی محبت کا اثر چمکدار سورج کی مانند ہے

تافت آں رُوئے کز آں رو سر نتافت — یافت آں درماں کہ بگزید آں درے

وہ چہرہ روشن ہو گیا جس نے اس سے روگردانی نہ کی — وہ کامیاب ہو گیا جس نے اس کا دروازہ پکڑ لیا

ہر کہ بی او زد قدم در بحر دین
کرد در اول قدم گم معبری
جس نے اس کے بغیر دین کے سمندر میں قدم رکھا
اس نے پہلے ہی قدم پر گھاٹ کھو دیا

امی و در علم و حکمت بی نظیر
زین چہ باشد حجتی روشن تری
وہ امی ہے مگر علم و حکمت میں بے نظیر ہے
اس سے زیادہ اس کی صداقت پر اور کیا دلیل ہوگی

آن شراب معرفت دادش خدا
کز شعاع عشق خیرہ شد ہر اختری
خدا نے اسے وہ شراب معرفت عطا فرمائی
کہ اس کی شعاعوں سے ہر ستارہ ماند پڑ گیا

شد عیان از وی علی الوجہ التمام
جوہر انسان کہ بود آن مضمری
اس کے باعث پورے طور پر عیاں ہو گیا
انسان کا جوہر جو مخفی تھا

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم بر وی ہر پیغمبری
اس کے پاک نفس پر ہر کمال ختم ہو گیا
بلاشبہ اس پر تمام پیغمبری ختم ہو گئی

آفتاب ہر زمین و ہر زمان
رہبر ہر اسود و ہر احمری
وہ ہر ملک اور ہر زمانے کے لئے آفتاب ہے
اور وہ اسود و احمر کا رہبر ہے

مجمع البحرین علم و معرفت
جامع الاسمین ابر و خاوری
وہ علم و معرفت کا مجمع البحرین ہے
بادل اور آفتاب دونوں ناموں کا جامع ہے

چشم من بسیار گردید و ندید
چشمہ چون دین او صافی تری
میری آنکھ نے بہت تلاش کی مگر کہیں نہیں دیکھی
کہ اس کے دین کی مانند چشمہ مصفا ہو

سالکان را نیست غیر از وی امام
رہروان را نیست جز وی رہبری
سالکوں کے لئے اس کے سوا کوئی امام نہیں
راہ حق کے متلاشیوں کے لئے اس کے سوا کوئی رہبر نہیں

جای او جایی کہ طیر قدس را
سوزد از انوار آن بال و پری
اس کا مقام وہ ہے جہاں جبریل کے اس مقام کے
انوار کے باعث پر و بال جلتے ہیں

آں خداوندش بداد آں شرع و دیں — کاں نگردد تا ابد متغیّرے
خدا نے اسے وہ شریعت اور دین عطا کیا — جو کبھی بھی تبدیل نہ ہوگا

تافت اوّل بر دیارِ تازیاں — تا زیانش را شود درماں گرے
پہلے وہ عرب کے ملک پر چمکا — تا اس ملک کی خرابیوں کا انسداد کرے

بعد ازاں آں نورِ دین و شرعِ پاک — شد محیطِ عالمے چوں چنبرے
بعد ازاں وہ نور اور پاک شریعت — تمام عالم پر آسمان کی طرح محیط ہوگئی

خلق را بخشید از حق کامِ عیاں — وا رہانیدہ ز کامِ اژدرے
مخلوق کو خدا کی طرف سے مقصدِ زندگی بخشا — اور ایک اژدہے کے منہ سے اُسے رہائی دلائی

یک طرف حیراں ازو شاہانِ وقت — یک طرف مبہوت ہر دانشورے
ایک طرف شاہانِ وقت اس سے حیران تھے — دوسری طرف ہر عقل مند ششدر تھا

نے بعلمش کس رسید و نے بزور — در شکستہ کبرِ ہر متکبّرے
نہ اس کے علم تک کوئی پہنچا نہ اس کی طاقت تک — اس نے ہر متکبّر کے "تکبّر" کو توڑ کر رکھ دیا

او چہ مے دارد بمدحِ کس نیاز — مدحِ او خود فخرِ ہر مدحت گرے
اسے کسی کی تعریف کی کیا حاجت ہے — اس کی مدح ہر مدحت گر کے لئے باعث فخر ہے

ہست او در روضۂ قدس و جلال — واز خیالِ مادحاں بالاترے
وہ پاکیزگی اور جلال کے گلستان میں متمکن ہے — اور تعریف کرنے والوں کے وہم سے بالاتر ہے

اے خدا بر وے سلامِ ما رساں — ہم بر اخوانش ز ہر پیغمبرے
اے خدا تو ہمارا سلام اس تک پہنچا دے — نیز اس کے بھائی ہر پیغمبر پہ

ہر رسولے آفتابِ صدق بود — ہر رسولے بود مہرِ انورے
ہر رسول سچائی کا سورج تھا — ہر رسول نہایت روشن آفتاب تھا

ہر رسولے بود ظلّے دیں پناہ — ہر رسولے بود باغِ مثمرے
ہر رسول دین کو پناہ دینے والا سایہ تھا — اور ہر رسول ایک پھلدار باغ تھا
گر نبودے نامدے ایں خیلِ پاک — کارِ دیں ماندے سراسر ابترے
اگر یہ پاک جماعت دنیا میں نہ آتی — تو دین کا کام بالکل ابتر رہ جاتا

اوّل آدم آخر شاں احمدؐ ست — اے خنک آں کس کہ بیند آخرے
ان میں سے پہلا آدم اور آخری احمدؐ ہے — مبارک وہ جو آخری کو دیکھ پائے
انبیاء روشن گہر ہستند لیک — ہست احمدؐ زاں ہمہ روشن ترے
تمام نبی روشن فطرت رکھنے والے ہیں — مگر احمدؐ ان سب سے زیادہ روشن ہے

اے خداوندم بنامِ مصطفےٰؐ — کش شدی در ہر مقامے ناصرے
اے میرے خدا مصطفیٰؐ کے نام پر — جس کا تو ہر جگہ مددگار رہا ہے
دستِ من گیر از رہِ لطف و کرم — در مہم باش یار و یاورے
اپنے لطف و کرم سے میرا ہاتھ پکڑ — اور میرے کاموں میں میرا دوست اور مددگار بن جا
تکیہ بر زورِ تو دارم گرچہ من
میں تیری قوت پر بھروسہ رکھتا ہوں
ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے
اگرچہ میں خاک کی طرح ہوں بلکہ اس سے بھی کمتر

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اول مطبوعہ [illegible])

(۲)

محمدؐ عینِ نقشِ نورِ خداست
کہ ہرگز چنوئے بگیتی نخاست
محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور کا سب سے بڑا نقش ہے
ان جیسا انسان دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا

تہی بود از راستی ہر دیار
بجز وار آں شب کہ تاریک و تار
ہر ملک سچائی سے خالی تھا
اس رات کی طرح جو بالکل اندھیری ہو

خدایش فرستاد و حق گسترید
زمیں را بداں مقدمے جاں دمید
خدا نے اسے بھیجا اور اس نے حق کو پھیلایا
زمین میں اس کے آنے سے جان پڑ گئی

نہالیست از باغِ قدس و کمال
ہمہ آلِ او ہمچو گلہائے آل
وہ پاکیزگی اور کمال کے باغ کا ایک درخت ہے
اور اس کی سب آل گلاب کے پھولوں کی طرح ہے

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۹۳)

(۳)

خدائیکہ جاں بر رہِ او فدا
نیابی رہش جز پئے مصطفےٰؐ
وہ خدا جس کی راہ میں ہماری جان قربان ہے
اس کا راستہ تجھے مصطفےٰؐ کی پیروی کے بغیر نہیں مل سکتا

ابوالقاسم آں آفتابِ جہاں
کہ روشن شد از وے زمین و زماں
ابوالقاسم وہ آفتاب عالم تاب ہے
جس کی وجہ سے زمین و زماں روشن ہو گئے

بشر کے بدے از ملک نیک تر
نبودے اگر چوں محمدؐ بشر
انسان فرشتہ سے بہتر کیونکر ثابت ہوتا
اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کا انسان پیدا نہ ہوتا

پس آنگر شوی منکرِ آں رسولؐ — کہ یابد ازو نورِ چشمِ عقول

پھر بھی تو اس رسولؐ کا منکر ہے — جس سے خود عقل کی آنکھیں نور حاصل کرتی ہیں

(براہین احمدیہ حصّہ سوم۔ صفحہ ۲۰۷)

(۴)

آں شہِ عالم کہ نامش مصطفیٰؐ — سیدِ عشاقِ حق شمس الضحیٰ

وہ جہاں کا بادشاہ جس کا نام مصطفیٰؐ ہے — جو عشاقِ حق کا سردار اور شمس الضحیٰ ہے

آنکہ ہر نورِ طفیلِ نورِ اوست — آنکہ منظورِ خدا منظورِ اوست

وہ وہ ہے کہ ہر نور اسی کے طفیل سے ہے — اور وہ وہ ہے کہ جس کا منظور کردہ خدا کا منظور کردہ ہے

آنکہ بہرِ زندگی آبِ رواں — در معارف ہمچو بحرِ بیکراں

اس کا وجود زندگی کے لئے آبِ رواں ہے — وہ حقائق و معارف کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے

آنکہ بر صدق و کمالش در جہاں — صد دلیل و حجتِ روشن عیاں

وہ کہ جس کی سچائی اور کمال پر دنیا میں — سینکڑوں دلیلیں اور روشن براہین ظاہر ہیں

آنکہ انوارِ خدا بر روئے او — مظہرِ کارِ خدائی کوئے او

وہ جس کے منہ پر خدائی انوار برستے ہیں — اور جس کا کوچہ نشاناتِ الٰہی کا مظہر ہے

آنکہ جملہ انبیاء و راستاں — خادمانش ہمچو خاکِ آستاں

وہ کہ تمام نبی اور راستباز — خاکِ در کی طرح اس کے خادم ہیں

آنکہ مہرش مے رساند تا سما — مے کند چوں ماہِ تاباں در صفا

وہ کہ جس کی محبت آدمی کو آسمان تک پہنچا دیتی ہے — اور صفا میں چمکتے ہوئے چاند کی طرح بنا دیتی ہے

می دہد فرعونیاں را ہر زماں
وہ نبیؐ فرعونی لوگوں کو ہر وقت دکھاتا ہے
چوں ید بیضائے موسیٰؑ صد نشاں
موسیٰؑ کے ید بیضا کی طرح سینکڑوں نشانات

آں نبیؐ در چشم ایں کوران زار
یہ نبیؐ ان کم بخت اندھوں کی نظر میں
ہست یک شہوت پرست و کیں شعار
ایک شہوت پرست اور کینہ پرور شخص ہے

شرمت آید اے سگ ناچیز و پست
اے حقیر و ذلیل کتے! شرم کر!
مے نہی نام یلاں شہوت پرست
تو پہلوانوں کا نام شہوت پرست رکھتا ہے

ایں نشانِ شہوتی ہست اے لئیم
اے بدبخت کیا یہ ایک شہوت پرست کی علامت ہے
کز رخش رخشاں بود نورِ قدیم
کہ اس کے چہرے سے نور ازلی چمکتا ہے

در شبے پیدا شود روزش کند
رات کے وقت آئے اور اسے دن بنادے
در خزاں آید دل افروزش کند
خزاں کے موسم میں آئے اور اسے بہار بنادے

مظہر انوار آں بے چوں بود
اس بے مثل خدا کے انوار کا مظہر ہو
در خرد از ہر بشر افزوں بود
عقل میں ہر انسان سے زیادہ ہو

اتباعش آں دہد دل را کشاد
اس کی پیروی دل کو اس قدر انشراح بخشے
کش نہ بیند کس بصد سالہ جہاد
کہ کوئی سو سال جہاد کر کے بھی نہ پا سکے

اتباعش دل فروز و جاں دہد
اس کی اتباع دل کو روشن کردے اور نئی جان بخشے
جلوۂ از طاقت یزداں دہد
اور خدائی طاقتوں کی تجلی دکھائے

اتباعش سینہ نورانی کند
اس کی پیروی سینہ کو نورانی کرے
با خبر از یارِ پنہانی کند
اسے اس مخفی دوست سے باخبر بنائے

منطقِ او از معارف پُر بود
اس کا کلام حقائق و معارف سے بھرا ہوا ہو
ہر بیانِ او سراسر دُر بود
اور اس کا ہر بیاں بالکل موتی ہو

از کمالِ حکمت و تکمیلِ دیں　　پا نہادہ بر اوّلین و آخریں

اپنے حکمت کے کمال اور شریعت کی تکمیل کی وجہ سے　　اگلوں اور پچھلوں کا سردار ہے

وز کمالِ صورت و حسنِ اتم　　جملہ خوباں را کُند زیرِ قدم

حُسن و خوبی میں کامل ہونے کی وجہ سے　　تمام معشوقوں کی جگہ اس کے قدموں میں ہے

تابعش چوں انبیاء گردد ز نور　　نورش افتد بر ہمہ نزدیک و دور

اس کا پیرو نورانیت کی وجہ سے انبیاء کی طرح ہو جاتا ہے　　اس کی روشنی دور و نزدیک سب پر پڑتی ہے

شیرِ حق پُر ہیبت از ربِّ جلیل　　دشمناں پیشش چو روباہِ ذلیل

خدا تعالیٰ کی طرف سے سچائی کا پرہیبت شیر ہے　　دشمن اس کے سامنے ذلیل لومڑی کی طرح ہیں

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم صفحہ ۵۲۴)

(۵)

مصطفیٰ آئینۂ روئے خداست　　منعکس در وے ہماں خوئے خداست

مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کے چہرہ کا آئینہ ہیں　　ان میں خدا تعالیٰ کی ہی تمام صفات منعکس ہیں

گر ندیدستی خدا او را ببیں　　من رآنی قد رأی الحق ایں یقیں

اگر تو نے خدا کو نہیں دیکھا تو انہیں دیکھ　　یہ حدیث یقینی ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا

آنکہ آویزد بہ مستانِ خدا　　خصمِ او گردد جنابِ کبریا

جو شخص خدا کے عاشقوں سے الجھتا ہے　　تو جنابِ الٰہی خود اس کے دشمن ہو جاتے ہیں

دستِ حق تائیدِ مستاں کند　　چوں کسے با دستِ حق دستاں کند

خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان عاشقوں کی مدد کرتا ہے　　جب کوئی ان کے ساتھ مکر و فریب کرتا ہے

منزلِ شاں برتر از صد آسماں
ان کا مقام سینکڑوں آسمانوں سے بھی بلند ہے

پس نہاں اندر نہاں اندر نہاں
اور وہ تو مخفی در مخفی در مخفی ہیں

پا فشردہ در وفائے دلبرے
اپنے دلبر کی وفاداری میں پاؤں توڑ کر بیٹھ گئے ہیں

واز سرِ عشقش بخاک افتادہ سرے
اور اس کے عشق میں ان کا سر خاک پر پڑا ہے

جانِ خود را سوختہ بہرِ نگار
اس نگار کی خاطر انہوں نے اپنی جان کو جلا دیا

زندہ گشتہ بعد مرگِ صد ہزار
اور لاکھوں موتوں کے بعد زندہ ہوئے ہیں

صاحبِ چشم اندر آنجا بے تمیز
اس جگہ تو اہلِ نظر کو بھی تمیز نہیں رہتی

چشم کوراں خود نباشد ہیچ چیز
آنکھ کے اندھوں کی وہاں بھلا کیا حقیقت ہے

روئے شاں آں آفتابے کاندر آں
ان کا چہرہ ایسا سورج ہے کہ اس کی روشنی میں

چشمِ مرداں خیرہ ہم چوں شپّراں
مردوں کی آنکھیں بھی چمگادڑ کی طرح خیرہ ہو جاتی ہیں

(براہینِ احمدیہ حصہ چہارم)

(۶)

اے ز انکار و شکے از شاہِ دیں
اے وہ کہ تو دین کے بادشاہ سے انکار اور شک میں ہے

خادمان و چاکرانش را ببیں
اس کے خادموں اور نوکروں کو ہی دیکھ

کس ندیدہ از بزرگانت نشاں
کسی نے بھی کوئی نشان تیرے بزرگوں سے نہیں دیکھا

نیست در دستِ تو بیش از داستاں
تیرے ہاتھ میں کہانیوں سے زیادہ اور کچھ نہیں

لیک گر خواہی بیا بنگر ز ما
لیکن اگر تو چاہے تو آ ہم تجھے مصطفیٰؐ کی شان صداقت کے

صد نشانِ صدقِ شانِ مصطفیٰؐ
سینکڑوں نشان دکھا دیں گے

(براہینِ احمدیہ حصہ [illegible])

(۷)

مصطفیٰ مہرِ درخشانِ خداست — بر عدوش لعنتِ ارض و سماست
مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا تعالیٰ کا چمکتا ہوا آفتاب ہے — اس کے دشمن پر زمین و آسمان کی لعنت ہے

تا نہ نورِ احمدؐ آید چارہ گر — کس نمے گیرد ز تاریکی بدر
جب تک احمدؐ کا نور چارہ گر نہ ہو گا — تب تک کوئی اندھیرے سے باہر نہیں نکل سکتا

از طفیلِ اوست نورِ ہر نبی
ہر نبی کا نور اسیؐ کے طفیل سے ہے

نامِ ہر مرسل بنامِ او جلی
اور ہر رسول کا نام اس کے نام کی وجہ سے روشن ہے

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

(۸)

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است — خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است
میری جان و دل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جمال پر فدا ہیں — اور میری خاک آلِ محمدؐ کے کوچہ پر قربان ہے

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش — در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است
میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور عقل کے کانوں سے سنا — ہر جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کا شہرہ ہے

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم — یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است
معارف کا یہ دریائے رواں جو میں مخلوق کو دے رہا ہوں — یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدیؐ ست
یہ میری آگ محمدؐ کے عشق کی آگ کا ایک حصہ ہے

ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است
اور میرا یہ پانی محمدؐ کے مصفّا شیریں پانی میں سے لیا ہوا ہے

(ضمیمہ اخبار ریاضِ ہند امرتسر۔ یکم مارچ ۱۸۸۴ء)

(۹)

شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم
احمدؐ کی شان کو سوائے خداوند کریم کے کون جان سکتا ہے

آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
وہ اپنی خودی سے اس طرح الگ ہو گیا کہ میم درمیان سے گر گیا

زاں نمط شد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد
وہ اپنے معشوق میں اس طرح محو ہو گیا کہ کمالِ اتحاد کی وجہ سے

پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم
اس کی صورت بالکل ربِ رحیم کی صورت بن گئی

بوئے محبوبِ حقیقی میدمد زاں روئے پاک
محبوبِ حقیقی کی خوشبو اس کے چہرہ سے آ رہی ہے

ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم
اس کی حقانی ذات خدائے قدیم کی ذات کی مظہر ہے

گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
خواہ کوئی مجھے الحاد و گمراہی سے ہی منسوب کرے

چوں دلِ احمدؐ نمے بینم دگر عرشے عظیم
مگر میں احمدؐ کے دل جیسا اور کوئی عظیم الشان عرش نہیں دیکھتا

منّتِ ایزد را کہ من بر رغمِ اہلِ روزگار
خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں دنیا داروں کے برخلاف

صد بلا را میخرم از ذوقِ آں عینُ النعیم
اس سرچشمہ نعمت کی خواہش کی وجہ سے سینکڑوں دکھ خریدتا ہوں

از عنایاتِ خدا و ز فضلِ آں دادارِ پاک
خدا تعالیٰ کی مہربانیوں اور اس ذاتِ اقدس کے فضل و کرم سے

دشمنِ فرعونیانم بہرِ عشقِ آں کلیم
میں بھی اس کلیم کی محبت کی خاطر فرعونی لوگوں کا دشمن ہوں

آں مقام و رتبتِ خاصش کہ بر من شد عیاں
اس کا وہ خاص مقام اور مرتبہ جو مجھ پر ظاہر ہوا

گفتمے گر دیدمے طبعے دریں راہے سلیم
میں اس کا ضرور ذکر کرتا اگر اس راہ میں کوئی سلیم فطرت والا پاتا

دررہِ عشقِ محمدؐ این سر و جانم رود
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق میں میرا سر اور میری جان قربان ہو

این تمنا، این دعا، این در دلم عزمِ صمیم
یہی میری خواہش، میری دعا اور میرا دلی ارادہ ہے

(توضیح مرام صفحہ ۲۳)

—(۱۰)—

ز عشاقِ فرقان و پیغمبریم
ہم قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں میں سے ہیں

بدیں آمدیم و بدیں بگذریم
اسی عقیدہ پر دنیا میں آئے ہیں اور اسی پر گزریں گے

(ازالہ اوہام)

—(۱۱)—

چون زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار
مجھ سے اس عالی قدر سردار کی تعریف کس طرح ہو سکے

عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہر دو دار
جس کی مدح سے زمین و آسمان اور دونوں جہان عاجز ہیں

آن مقامِ قرب کو دارد بدلدارِ قدیم
قرب کا وہ مقام جو وہ محبوبِ ازلی کے ساتھ رکھتا ہے

کس نداند شانِ آن از واصلانِ کردگار
اس کی شان کو واصلانِ بارگاہِ الٰہی میں سے بھی کوئی نہیں جانتا

آن عنایتہا کہ محبوبِ ازل دارد بدو
وہ مہربانیاں جو محبوبِ ازلی اس پر فرماتا رہتا ہے

کس بخوابے ہم ندیدہ مثلِ آن اندر دیار
وہ کسی نے دنیا میں خواب میں بھی نہیں دیکھیں

سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہِ عاشقاں
خاصانِ حق کا سردار اور عاشقانِ الٰہی کی جماعت کا بادشاہ ہے

آنکہ روحش کرد طے ہر منزلِ وصلِ نگار
جس کی روح نے محبوب کے وصل کے ہر درجہ کو طے کر لیا ہے

آں مبارک پے کہ آمد ذات با آیاتِ او
رحمتے زاں ذاتِ عالم پرور و پروردگار

وہ مبارک قدم جس کی ذات والا صفات رحمت بن کر
اس رب العالمین پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی

آنکہ دارد قربِ خاص اندر جنابِ پاکِ حق
آنکہ شانِ او نہ فہمد کس ز خاصان و کبار

وہ جو جنابِ الٰہی میں خاص قرب رکھتا ہے
وہ جس کی شان کو خواص اور بزرگ بھی نہیں سمجھ سکے

احمدِ آخر زماں کز اولیں را جائے فخر
آخریں را مقتدا و ملجا و کہف و حصار

احمدؐ آخر الزماں جو پہلوں کے لئے فخر کی جگہ ہے
اور پچھلوں کے لئے پیشوا، مقام پناہ، جائے حفاظت اور قلعہ ہے

ہست درگاہِ بزرگش کشتیٔ عالم پناہ
کس نگردد روزِ محشر بجز پناہش رستگار

اس کی عالی بارگاہ سارے جہان کو پناہ دینے والی کشتی ہے
حشر کے دن کوئی بھی اس کی پناہ میں آنے کے بغیر نجات نہیں پائیگا

از ہمہ چیزے فزوں تر در ہمہ نوعِ کمال
آسمانہا پیشِ اوجِ ہمتِ او ذرہ وار

وہ ہر قسم کے کمالات میں ہر ایک سے بڑھ کر ہے
اس کی بلندیٔ ہمت کے آگے آسمان بھی ایک ذرہ کی طرح ہے

مظہرِ نورے کہ پنہاں بود از عہدِ ازل
مطلعِ شمسے کہ بود از ابتداء در استتار

وہ اس نور کا مظہر ہے جو روزِ ازل سے مخفی تھا
اور اس سورج کے نکلنے کی جگہ ہے جو ابتدا سے نہاں تھا

صدرِ بزمِ آسمان و حجۃ اللہ بر زمیں
ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ و استوار

وہ آسمانی مجلس کا میرِ مجلس اور زمین پر اللہ کی حجت ہے
نیز ذاتِ باری کا عظیم الشان اور پائیدار نشان ہے

ہر رگ و تارِ وجودش خانۂ یارِ ازل
ہر دم و ہر ذرہ اش پر از جمالِ دوستدار

اس کے وجود کا ہر رگ و ریشہ خداوند ازلی کا گھر ہے
اس کا ہر سانس اور ہر ذرہ دوست کے جمال سے منور ہے

حسنِ روئے او بہ از صد آفتاب و ماہتاب
خاکِ کوئے او بہ از صد نافۂ مشکِ تتار

اس کے چہرہ کا حسن سینکڑوں چاند اور سورج سے بہتر ہے
اس کے کوچہ کی خاک تاتاری مشک کے سینکڑوں نافوں سے زیادہ خوشبودار ہے

ہست او از عقل و فکر و وہمِ مردم دور تر
کے مجالِ فکر تا آں بحرِ ناپیدا کنار

وہ لوگوں کی عقل و وہم سے بالاتر ہے
فکر کی کیا مجال کہ اس ناپیدا کنار سمندر کی حد تک پہنچ سکے

رُوحِ اُو در گفتنِ قولِ بلیٰ اوّل کسے
آدمِ توحید و پیش از آدمش پیوند یار

قولِ بلیٰ کہنے میں اس کی روح سب سے اول ہے
وہ توحید کا آدم ہے اور آدم سے پہلے محبوب ازلی سے اس کا تعلق تھا

جان خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش
جان نثارِ خستہ جاناں بیدلاں را غم گسار

مخلوقِ الٰہی کے لئے جان دینا اس کی فطرت میں ہے
وہ شکستہ دلوں کا جان نثار اور دکھیوں کا ہمدرد ہے

اندر آں وقتیکہ دنیا پُر ز شرک و کفر بود
ہیچ کس را غم نہ شد دل جز دلِ آں شہریار

ایسے وقت میں جبکہ دنیا کفر و شرک سے بھر گئی تھی
سوائے اس بادشاہ کے اور کسی کا دل اس کے لئے غمگین نہ ہوا

ہیچ کس از خبثِ شرک و رجسِ بت آگہ نشد
ایں خبر شد جانِ احمدؐ را کہ بود از عشق زار

کوئی بھی شرک کی نجاست اور بتوں کی گندگی سے آگاہ نہ تھا
صرف احمدؐ کے دل کو یہ آگاہی ہوئی جو محبتِ الٰہی سے چور تھا

کس چہ میداند کرا زاں نالہ ہا باشد خبر
کاں شفیعے کرد از بہرِ جہاں در کنجِ غار

کون جانتا ہے اور کسے اس آہ و زاری کی خبر ہے
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے لئے غار حرا میں کی

من نمے دانم چہ دردے بود و اندوہ و غمے
کاندراں غارے درآوردش حزین و دلفگار

میں نہیں جانتا کہ کتنا درد، غم اور اندوہ تھا
جو اسے غمزدہ کر کے اس غار میں لے آیا

نے ز تاریکی توحش نے ز تنہائی ہراس
نے ز مردن غم نہ خوف کژدم و نے بیم مار

نہ اسے اندھیرے کا خوف تھا نہ تنہائی کا ڈر
نہ مرنے کا غم، نہ بچھو اور سانپ کا خطرہ

کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں
نے بجسمِ خویش میلش نے بنفسِ خویش کار

وہ کشتۂ قوم فدائے خلق اور اہلِ جہاں پر قربان تھا
نہ اسے اپنے تن بدن سے کچھ تعلق تھا نہ اپنی جان سے کچھ کام

نعرہ ہا پُردرد مے زد از پئے خلقِ خدا
شد تضرع کار او پیشِ خدا لیل و نہار

خدا کی مخلوق کے لئے دردناک آہیں بھرتا تھا
اور خدا کے سامنے رات دن گریہ و زاری اس کا کام تھا

سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و دعا
قدسیاں را نیز شد چشم از غمِ آں اشکبار

اس کے عجز و دعا کی وجہ سے آسمان پر سخت شور برپا ہو گیا
اور اس کے غم کی وجہ سے فرشتوں کی آنکھیں بھی غم سے اشکبار ہو گئیں

آخر از عجز و مناجات و تضرّع کردنش
آخرکار اس کی عاجزی، مناجات اور گریہ وزاری کی وجہ سے

شد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار
خدا نے تاریک و تار دنیا پر مہربانی کی نظر کی

در جہاں از معصیت ہا بود طوفانِ عظیم
جہاں میں بدعملیوں کا خطرناک طوفان بپا تھا

بود خلق از شرک و عصیاں کور و کر در ہر دیار
اور ہر ملک میں لوگ شرک اور گناہوں کے مارے اندھے اور بہرے ہو رہے تھے

ہمچو وقتِ نوح دنیا بود پُر از ہر فساد
دنیا نوح کے زمانہ کی طرح ہر قسم کے فسادوں سے بھر گئی تھی

ہیچ دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار
کوئی دل بھی ظلمت اور گرد و غبار سے خالی نہ تھا

مر شیاطیں را تسلّط بود بر ہر روح و نفس
ہر روح اور ہر نفس پر شیطانوں کا قبضہ تھا

پس تجلّی کرد بر روحِ محمّد کردگار
تب خداتعالیٰ نے محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کی روح پر تجلّی فرمائی

منّتِ او بر ہمہ سرخ و سیاہے ثابت است
تمام گوروں اور کالی قوموں پر اس کا احسان ثابت ہے

آنکہ بہرِ نوعِ انساں کرد جانِ خود نثار
اُس نے نوعِ انسانی کے لئے اپنی جان قربان کر دی

یا نبی اللہ توئی خورشیدِ رہ ہائے ہُدیٰ
اے نبی اللہ! تو ہی ہدایت کے راستوں کا سورج ہے

بے تو نارد رو براہے عارفِ پرہیزگار
تیرے بغیر کوئی عارف پرہیزگار ہدایت نہیں پا سکتا

یا نبی اللہ لبِ تو چشمۂ جاں پرور است
اے نبی اللہ تیرے ہونٹ زندگی بخش چشمہ ہیں

یا نبی اللہ توئی در راہِ حق آموزگار
اے نبی اللہ تو ہی خدا کے راستہ کا رہنما ہے

آں یکے جوید حدیثِ پاکِ تو از زید و عمر
ایک تو تیری پاک باتیں زید و عمر وغیرہ کے پاس جا کر تلاش کرتا ہے

واں دگر از خود دہانت بشنود بے انتظار
اور دوسرا بلاتوسط تیرے منہ سے ان کو سنتا ہے

زندہ آں شخصے کہ نوشد جرعۂ از چشمہ ات
وہ شخص زندہ ہے جو تیرے چشمہ سے پانی کا گھونٹ پیتا ہے

زیرک آں مردے کہ کرد است اتّباعت اختیار
اور وہی انسان عقلمند ہے جس نے تیری پیروی اختیار کی

عارفاں را منتہائے معرفت علمِ رُخت
عارفوں کی معرفت کا آخری نقطہ تیرے رُخ کا علم ہے

صادقاں را منتہائے صدق بر عشقت قرار
اور راستبازوں کے صدق کا منتہا تیرے عشق پر ثابت قدم رہنا ہے

بے تو ہرگز دولتِ عرفاں نمے یابد کسے　　گرچہ میرد در ریاضت ہا و جہدِ بے شمار
تیرے بغیر کوئی عرفان کی دولت کو نہیں پا سکتا　　اگرچہ وہ ریاضتیں اور جد و جہد کرتا مر بھی جائے

تکیہ بر اعمالِ خود بے عشقِ روئیت ابلہی است　　غافل از روئیت نہ بیند روئے نیکی زینہار
تیرے عشق کے سوا صرف اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا بے وقوفی ہے　　جو تجھ سے غافل ہے وہ ہرگز نیکی کا منہ نہ دیکھے گا

در دمے حاصل شود نورے زِ عشقِ روئے تو　　کاں نہ باشد سالکاں را حاصل اندر روزگار
تیرے عشق کی وجہ سے ایک دم میں وہ نور حاصل ہو جاتا ہے　　جو سالکوں کو ایک لمبے زمانہ میں حاصل نہیں ہوتا

از عجائبہائے عالم ہرچہ محبوب و خوش است　　شانِ آں ہر چیز بینم در وجودت آشکار
دنیا کی عجیب چیزوں میں سے جو چیز بھی دل پسند اور مفید ہے　　ایسی ہر چیز کی خوبیاں میں تیری ذات میں پاتا ہوں

خوش تر از دورانِ عشقِ تو نباشد ہیچ دور　　خوب تر از وصف و مدحِ تو نباشد ہیچ کار
تیرے عشق کے زمانہ سے اور کوئی زمانہ زیادہ اچھا نہیں　　اور کوئی کام تیری مدح و ثنا سے زیادہ بہتر نہیں

چونکہ دیدم خوبی ہائے بے پایانِ تو　　جاں گدازم بہرِ تو گر دیگرے خدمت گزار
چونکہ مجھے تیری بے انتہا خوبیوں کا تجربہ ہے　　اس لئے اگر دوسرے تیرے خدمتگذار ہیں تو میں بھی تجھ پر جان فدا کرنے کو تیار ہوں

ہر کسے اندر نمازِ خود دعائے مے کند　　من دعا ہائے بر و بارِ تو اے باغ و بہار
ہر شخص اپنی نماز میں (اپنے لئے) دعا کرتا ہے　　مگر میں اے میرے آقا تیری آل اور اولاد کیلئے دعا مانگتا ہوں

یا نبی اللہ! فدائے ہر سرِ موئے توام　　وقفِ راہِ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار
اے نبی اللہ میں تیرے بال بال پر فدا ہوں　　اگر مجھے ایک لاکھ جانیں بھی ملیں تو تیری راہ میں سب کو قربان کر دوں

اتباع و عشقِ روئیت از رہِ تحقیق چیست　　کیمیائے ہر دلے اکسیرِ ہر جانِ فگار
اصل میں تیری تابعداری اور تیرا عشق　　ہر دل کے لئے کیمیا اور ہر زخمی جان کے لئے اکسیر ہے

دل اگر خوں نیست از بہرت چہ چیز است آں دلے　　در نثارِ تو نگردد جاں کجا آید بکار؟
دل اگر تیری محبت میں خون نہیں تو دل ہی نہیں　　اور جو جان تجھ پر قربان نہ ہو وہ جان کس کام کی

دل نمے ترسد بمہر تو مرا از موت ہم
تری محبت میں میرا دل موت سے بھی نہیں ڈرتا
پائیداری ہا بہبیں خوش میروم تا پائے دار
میرا استقلال دیکھو کہ میں صلیب کے لئے خوش خوش جا رہا ہوں

راغب اندر رحمتت یا رحمۃ اللہ آمدیم
اے اللہ کی رحمت! ہم تیرے رحم کے امیدوار ہیں
اےکہ چوں ما بردر تو صد ہزار امیدوار
تو وہ ہے کہ ہم جیسے لاکھوں تیرے در کے امیدوار ہیں

یا نبی اللہ! نثار روئے محبوب توام
اے نبی اللہ! میں تیرے پیارے مکھڑے پر نثار ہوں
وقف راہت کردہ ام ایں سر کہ بردوش ست بار
میں نے اس سر کو جو کندھا پر بار ہے تیری راہ میں وقف کر دیا ہے

تا بمن نور رسول پاک را بنمودہ اند
جب سے مجھے رسول پاک کا نور دکھایا گیا
عشق او در دل ہمے جوشد چو آب از آبشار
تب سے اس کا عشق میرے دل میں یوں جوش مارتا ہے جیسے آبشار میں پانی

آتش عشق از دم من ہمچو برقے مے جہد
میرے دل سے اس کے عشق کی آگ بجلی کی طرح نکلتی ہے
یک طرف اے ہمدمان خام از گرد و جوار
اے خام طبع رفیقو! میرے آس پاس سے ہٹ جاؤ!

زہر وجد است دل تا دید روئے او بخواب
میرا دل وجد میں ہے جب سے آنحضور صلعم کو خواب میں دیکھا ہے
اے بر آں رو و سرش جان و سر و رویم نثار
اس چہرے اور سر پر میری جان۔ سر اور منہ قربان ہو جائیں

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
میں اس چاہ ذقن میں لاکھوں یوسف دیکھتا ہوں
واں مسیح ناصری شد از دم او بے شمار
اور اس کے دم سے بے شمار مسیح ناصری پیدا ہوئے

تاجدار ہفت کشور آفتاب شرق و غرب
وہ ہفت کشور کا شہنشاہ اور مشرق و مغرب کا آفتاب ہے
بادشاہ ملک و ملت ملجاء ہر خاکسار
دین و دنیا کا بادشاہ اور ہر خاکسار کی پناہ ہے

کامراں آں دل کہ زد در راہ او از صدق گام
کامیاب ہو گیا وہ دل جو صدق و وفا کے ساتھ اس کی راہ میں چلا
نیک بخت آں سر کہ میدارد سر آں شہسوار
خوش قسمت ہے وہ سر جو اس شہسوار سے تعلق رکھتا ہے۔

یا نبی اللہ! جہاں تاریک شد از کفر و شرک
اے نبی اللہ کفر اور شرک سے دنیا اندھیر ہو گئی
وقت آں آمد کہ بنمائی رخ خورشید وار
اب وقت آ گیا ہے کہ تو اپنا سورج کی مانند چہرہ ظاہر کرے

بینم انوارِ خدا در روئے تو اے دلبرم
اے میرے دلبر! میں انوار الٰہی تیری ذات میں دیکھتا ہوں

مست عشق روئے تو بینم دل ہر ہوشیار
اور ہر عقلمند دل کو تیرے عشق میں سرشار پاتا ہوں

اہلِ دل فہمند قدرت عارفاں دانند حال
صاحب دل تیری قدر پہچانتے ہیں اور عارف تیرا حال جانتے ہیں

از دو چشم شپّراں پنہاں خورِ نصف النّہار
لیکن چمگادڑوں کی آنکھ سے دوپہر کا سورج چھپا ہوا ہے

ہر کسے دارد سرے با دلبرے اندر جہاں
ہر شخص دنیا میں کوئی نہ کوئی محبوب رکھتا ہے

من فدائے روئے تو اے دلستانِ گلعذار
مگر میں تو تیرے چہرہ کا فدائی ہوں اے پھول سے رخساروں والے محبوب

از ہمہ عالم دل اندر روئے خوبت بستہ ام
سارا جہاں چھوڑ کر میں نے تیرے حسین چہرہ سے دل لگایا ہے

بر وجودِ خویشتن کردم وجودت اختیار
اور اپنے وجود پر تیرے وجود کو ترجیح دی ہے

زندگانی چیست جاں کردن براہِ تو فدا
زندگی کیا ہے؟ یہی کہ تیری راہ میں جان کو قربان کر دیا

رستگاری چیست در بندِ تو بودن صید وار
آزادی کیا ہے؟ یہی کہ تیری قید میں شکار بن کر رہنا

تا وجودم ہست خواہد بود عشقت در دلم
جب تک میرا وجود باقی ہے تیرا عشق میرے دل میں رہیگا

تا دلم دورانِ خوں دارد بہ تو دارو مدار
جب تک میرے دل میں خون دورہ کرتا ہے تب تک اس کا دارو مدار

یا رسول اللہ بروئیت عہد دارم استوار
یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تجھ سے مضبوط تعلق رکھتا ہوں

عشقِ تو دارم ازاں روزیکہ بودم شیر خوار
اور اس دن سے کہ میں شیر خوار تھا مجھے تجھ سے محبت ہے

ہر قدم کاندر جنابِ حضرت بیچوں زدم
جو قدم بھی میں نے خدائے یکتا کی راہ میں مارا

دیدمت پنہاں معین و حامی و نصرت شعار
میں نے پوشیدہ طور پر ہر جگہ تجھے اپنا معین، حامی اور مددگار دیکھا

در دو عالم نسبتے دارم بتو از بس بزرگ
دونوں جہانوں میں۔ میں تجھ سے بے انتہا تعلق رکھتا ہوں

پرورش دادی مرا خود ہمچو طفلے در کنار
تو نے خود بچے کی طرح اپنی گود میں میری پرورش فرمائی

یاد کن وقتیکہ در کشفم نمودی شکلِ خویش
وہ وقت یاد کریں کہ جب آپ نے کشف میں مجھے اپنی صورت دکھائی تھی

یاد کن ہم وقتِ دیگر کامدی مشتاق وار
اور ایک اور موقعہ بھی یاد کریں جب آپ میرے پاس مشتاقانہ تشریف لائے

یاد کن آں لطف و رحمتہا کہ با من داشتی
ان مہربانیوں اور رحمتوں کو یاد کریں جو آپ نے مجھ پر کیں

واں بشارتہا کہ میدادی مرا از کردگار
اور ان بشارتوں کو بھی جو خدا کی طرف سے آپ مجھے دیتے تھے

یاد کن وقتے چو بنمودی بہ بیداری مرا
وہ وقت یاد کریں جب بیداری میں آپ نے مجھے دکھایا تھا

آں جمالے آں رخے آں صورتے رشک بہار
اپنا وہ جمال، وہ چہرہ اور وہ صورت جس پر موسم بہار بھی رشک کرتا ہے

آنچہ مارا از دو شیخ شوخ آزارے رسید
جو کچھ ہم کو ان دو موذی شیخوں سے تکلیف پہنچی ہے

یا رسول اللہ! بپرس از عالم ذو الاقتدار
اے رسول اللہ! اس کا حال خدائے قادر اور علیم سے پوچھ لے

حال ما و شوخیٔ ایں ہر دو شیخ بد زباں
ہمارے حال اور ان دو بدزبان شیخوں کی شوخی کو

جملہ میداند خدائے حال دان و بردبار
خدائے علیم و بردبار پورے طور پر جانتا ہے

نام من دجّال و ضالّ و کافرے بنہادہ اند
انھوں نے میرا نام دجّال، گمراہ اور کافر رکھ چھوڑا ہے

نیست اندر زعم شاں چوں من پلید و زشت و خوار
اور ان کے خیال میں میرے جیسا اور کوئی ناپاک، بد اور ذلیل نہیں

ہیچ کس را بہر من مظلوم و غمگیں دل نسوخت
مجھ مظلوم اور غمگین کے لئے کسی کا دل نہ جلا

جز تو کاندر خوابہا رحمت نمودی بار بار
سوائے تیرے جس نے خوابوں میں مجھ پر بار بار شفقت دکھائی

(آئینہ کمالات اسلام ـ صفحہ ۵۵)

—(۱۲)—

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
یہ لوگ مسیح ناصری کو قیامت تک زندہ سمجھتے ہیں

مگر مدفون یثرب را ندادند ایں فضیلت را
مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فضیلت نہیں دیتے

ز بوئے نافہ عرفاں چو محروم ازل بودند
چونکہ نافہ عرفاں کی خوشبو سے ازلی محروم تھے

پسندیدند در شان شہ خلق ایں مذلت را
اس لئے شہنشاہ عالم کی شان میں یہ ذلت پسند کی

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱۲)

(۱۳)

مصطفیٰؐ را چوں فروتر شد مقام از مسیحِ ناصریؑ اے طفلِ خام
مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا درجہ کیونکر کم ہو گیا مسیح ناصریؑ سے اے نادان لڑکے

آنکہ دستِ پاکِ اُو دستِ خداست چوں تواں گفتن کہ از روحش جداست
وہ کہ جس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اس کی بابت کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ روح القدس سے الگ ہے؟

آنکہ ہر کردار و قولش دینِ ماست یک دم از جبریل بُعدش چوں رواست
وہ جس کا ہر قول و فعل ہمارا دین ہے ایک دم کیلئے بھی جبریل سے اس کی جدائی کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟

بر امامِ انبیاءؑ ایں افترا چوں نمے ترسید از قہرِ خدا
نبیوں کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ افترا تم کیوں خدا کے غصے سے نہیں ڈرتے؟

(آئینۂ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۱۲)

(۱۴)

عجب نوریست در جانِ محمدؐ عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان میں ایک عجیب نور ہے محمدؐ کی کان میں ایک عجیب و غریب لعل ہے

ز ظلمت ہا دلے آنگہ شود صاف کہ گردد از محبانِ محمدؐ
دل اس وقت ظلمتوں سے پاک ہوتا ہے جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں میں شامل ہو جاتا ہے

عجب دارم دلِ آں ناکساں را کہ رو تابند از خوانِ محمدؐ
میں ان نالائقوں کے دلوں پر تعجب کرتا ہوں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان سے منہ پھیرتے ہیں

ندانم ہیچ نفسے در ہر دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

دونوں جہانوں میں میں کسی شخص کو نہیں جانتا
جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سی شان و شوکت رکھتا ہو

خدا زاں سینہ بیزار است صد بار
کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ

خدا تعالیٰ اس شخص سے سخت بیزار ہے
جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ رکھتا ہو

خدا خود سوزد آں کرمِ دنی را
کہ باشد از عدوانِ محمدؐ

خدا خود اس ذلیل کیڑے کو جلا دیتا ہے
جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے ہے

اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس
بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ

اگر تو نفس کی بدمستیوں سے نجات چاہتا ہے
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مستانوں میں سے ہو جا

اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت
بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ

اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیری تعریف کرے
تو دل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مدح خواں ہو جا

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

اگر تو اس کی سچائی کی دلیل چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا
کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی خود محمدؐ کی دلیل ہے

سرے دارم فدائے خاکِ احمدؐ
دلم ہر وقت قربانِ محمدؐ

میرا سر احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پر نثار ہے
میرا دل ہر وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر قربان رہتا ہے

بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم
نثارِ روئے تابانِ محمدؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں کی قسم کہ میں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے پر فدا ہوں

دریں رہ گر کشندم ور بسوزند
نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ

اس راہ میں اگر مجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے
تو پھر بھی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے منہ نہ پھیروں گا۔

بکارِ دیں نترسم از جہانے
کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ

دین کے معاملہ میں میں سارے جہان سے بھی نہیں ڈرتا
کہ مجھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ ہے

بسے سہل است از دنیا بریدن بیادِ حسن و احسانِ محمدؐ

دنیا سے قطع تعلق کرنا نہایت آسان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو یاد کرکے

فدا شد در رہش ہر ذرۂ من کہ دیدم حسنِ پنہانِ محمدؐ

اس کی راہ میں میرا ہر ذرہ قربان ہے کیونکہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفی حسن دیکھ لیا ہے

دگر استاد را نامے ندانم کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

میں اور کسی استاد کا نام نہیں جانتا میں تو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسے کا پڑھا ہوا ہوں

بدیگر دلبرے کارے ندارم کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ

اور کسی محبوب سے مجھے واسطہ نہیں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز و ادا کا مقتول ہوں

مرا آں گوشۂ چشمے بباید نخواہم جز گلستانِ محمدؐ

مجھے تو اسی آنکھ کی نظرِ مہر درکار ہے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کے سوا کچھ نہیں چاہتا

دلِ زارم بہ پہلویم مجوئید کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ

میرے زخمی دل کو میرے پہلو میں تلاش نہ کرو کہ اسے تو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ باندھ دیا ہے

من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ

میں طائران قدس میں سے وہ اعلیٰ پرندہ ہوں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ میں بسیرا رکھتا ہے

تو جانِ ما منور کردی از عشق فدایت جانم اے جانِ محمدؐ

تو نے عشق کی وجہ سے ہماری جان کو روشن کر دیا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر میری جان فدا ہو

دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ نباشد نیز شایانِ محمدؐ

اگر اس راہ میں سو جان سے قربان ہو جاؤں تو بھی افسوس رہیگا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایان نہیں

چہ ہیبت ہا بدادند ایں جواں را کہ ناید کس بہ میدانِ محمدؐ

اس جوان کو کس قدر رعب دیا گیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے میدان میں کوئی بھی مقابلہ پر نہیں آتا

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ — بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا — اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر

رہِ مولیٰ کہ گم کردند مردم — بجو در آل و اعوانِ محمدؐ
خدا کے اس راستہ کو جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے — تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آل اور انصار میں ڈھونڈ

الا اے منکر از شانِ محمدؐ — ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
خبردار ہو جا اے وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان — نیز محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چمکتے ہوئے نور کا منکر ہے

کرامت گرچہ بے نام و نشان است — بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ
اگرچہ کرامت اب مفقود ہے — مگر تو آ اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دیکھ

(آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

(۱۵)

رہبرِ ما سیدِ ما مصطفیٰؐ است — آنکہ ندیدست نظیرش سروش
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا پیشوا اور سردار ہے — جس کا ثانی فرشتوں نے بھی نہیں دیکھا

آنکہ خدا مثلِ رُخش نافرید — آنکہ رہش مخزنِ ہر عقل و ہوش
وہ ایسا ہے کہ خدا نے اس کے چہرہ جیسا اور کوئی مکھڑا پیدا نہیں کیا — جس کے طریق پر ہر قسم کی عقل و دانش کا خزانہ ہے

دشمنِ دیں حملہ بَرُو مے کند — حیف بود گر بنشینم خموش
دشمنِ دین اس پر حملہ کرتا ہے — شرم کی بات ہوگی اگر میں خاموش بیٹھا رہوں

(مجموعہ اشتہارات صفحہ ۲۹۳، درثمین مترجم صفحہ ۲۰۱)

(۱۶)

آں ہمہ زاں دلبرے جاں یافتند
ان سب نے اسی محبوبؐ سے زندگی حاصل کی
جاں چہ باشد روئے جاناں یافتند
زندگی کیا خود اس محبوبؐ کو پا لیا

چشمِ شاں شُد پاک از شرک و فساد
ان کی نظر شرک اور فساد سے پاک ہوگئی
شُد دلِ شاں منزلِ ربّ العباد
اور ان کا دل رب العالمین کا گھر بن گیا

سیّدِ شاں آنکہ نامش مُصطفٰے است
ان لوگوں کا سردار وہ ہے جس کا نام مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے
رَہبرِ ہر زُمرۂ صدق و صفاست
تمام اہلِ صدق و صفا کا وہی رہنما ہے

مے دَرخشد رُوئے حق در روئے اُو
اس کے چہرہ میں خدا کا چہرہ چمکتا نظر آتا ہے
بُوئے حق آید ز بام و کُوئے اُو
اس کے در و دیوار سے خدا کی خوشبو آتی ہے

ہر کمالِ رَہبری بروَے تمام
رہبری کے تمام کمالات اس پر ختم ہیں
پاک رُوئے و پاک رُویاں را اِمام
خود بھی مقدس ہے اور سب مقدسوں کا امام ہے

اَے خدا اے چارۂ آزارِ ما
اے خدا! اے ہماری تکلیفوں کی دوا!
کُن شفاعت ہائے اُو دَر کارِ ما
ہمارے معاملہ میں اس کی شفاعت ہمیں نصیب کر

ہر کہ مہرش دَر دل و جانش فتد
جس کے جان و دل میں اس کی محبت داخل ہو جاتی ہے
ناگہاں جانے در ایمانش فتد
تو یکدم اس کے ایمان میں ایک جان پڑ جاتی ہے

کے ز تاریکی بر آید آں غراب
وہ کوّا اندھیرے سے کب نکل سکتا ہے
کور مد زیں مشرقِ صدق و صَواب
جو اس صدق و صواب کے طلوع کے مقام سے بھاگتا ہے

آنکہ اُو را ظُلمتے گیرد بَراہ
وہ شخص جسے تاریکی گھیر لے
نیستش چوں روئے احمدؐ مِہر و ماہ
اس کے لئے احمدؐ کے چہرہ کی طرح اور کوئی چاند سورج نہیں ہے

تا لعش بحرِ معانی مے شوَد
اس کا پَیرو معرفت کا ایک سمندر بن جاتا ہے
از زمینی آسمانی مے شوَد
اور زمینی سے آسمانی ہو جاتا ہے

ہر کہ در راہِ محمدؐ زد قدم	انبیاء را شُد مثیل آں محترم
جس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے طریقہ پر قدم مارا	وہ قابل عزت شخص نبیوں کا مثیل بن جاتا ہے

(ضیاء الحق صفحہ ۱۰)

—(۱۷)—

آں سعیدے کش ابوبکرؓ است نام	نسبتے مے داشت با خیر الانام
وہ سعید انسان جس کا نام ابوبکرؓ ہے	وہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ایک نسبت (یعنی باطنی تعلق) رکھتا تھا
زیں نہ شُد محتاجِ تفتیشِ دراز	جانِ اُو بشناخت رُوئے پاکباز
اس وجہ سے وہ کسی لمبی تحقیقات کا محتاج نہ ہوا	اس کی جان نے فوراً ایک پاکباز کے چہرہ کو پہچان لیا۔

(ضیاء الحق صفحہ ۴۴)

—(۱۸)—

محمدؐ است امام و چراغِ ہر دو جہاں	محمدؐ است فروزندہ زمین و زماں
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی دونوں جہانوں کا امام اور چراغ ہے	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی زمین و زماں کا روشن کرنے والا ہے

خدا نگویمش از ترسِ حق مگر بخدا

میں خوف خدا کی وجہ سے اُسے خدا تو نہیں کہتا

خدا نما ست وجُودش برائے عالمیاں

مگر خدا کی قسم اس کا وجود اہلِ جہان کے لئے خدا نما ہے

(کتاب البریۃ صفحہ ۱۲۹)

(۱۹)

ما مُسلمانیم اَز فضلِ خُدا — مُصطفیٰ ما را امام و مُقتدا

ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں — محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے امام اور پیشوا ہیں

اندریں دیں آمدہ اَز مادریم — ہم بریں اَز دارِ دُنیا بگذریم

ہم ماں کے پیٹ سے اسی دین میں پیدا ہوئے — اور اسی دین پر دنیا سے گزر جائیں گے

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست — بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

خدا کی وہ کتاب جس کا نام قرآن ہے — ہماری شرابِ معرفت اُسی جام سے ہے

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

وہ رسول جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے — اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے

مہرِ اُو با شیر شُد اندر بدن — جاں شُد و باجاں بدر خواہد شدن

اس کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ ہمارے بدن میں داخل ہوئی — وہ جان بن گئی اور جان کے ساتھ ہی باہر نکلے گی

ہست اُو خیر الرُّسل خیر الانام — ہر نبوّت را برو شُد اختتام

وہی خیرالرسل اور خیرالانام ہے — اور ہر قسم کی نبوت کی تکمیل اس پر ہو گئی

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شُدہ سیراب سیرابے کہ ہست

جو بھی پانی ہے۔ وہ ہم اسی سے لے کر پیتے ہیں — جو بھی سیراب ہے، وہ اسی سے سیراب ہوا ہے

آنچہ مارا وحی و ایمائے بُوَد — آں نہ از خود از ہماں جائے بُوَد

جو وحی و الہام ہم پر نازل ہوتا ہے — وہ ہماری طرف سے نہیں وہیں سے آتا ہے

ما ازو یابیم ہر نُور و کمال — وصلِ دلدارِ ازل بے اُو محال

ہم ہر روشنی اور ہر کمال اسی سے حاصل کرتے ہیں — محبوبِ ازلی کا وصل بغیر اس کے ناممکن ہے

اقتدائے قولِ اُو در جانِ ماست — ہر چہ زو ثابت شُود ایمانِ ماست

اس کے ہر ارشاد کی پیروی ہماری فطرت میں ہے — جو بھی اس کا فرمان ہے اُسی پر ہمارا پورا ایمان ہے

از ملائک واز خبرہائے معاد
فرشتوں کے متعلق اور آخرت کے حالات کے متعلق

ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
جو کچھ اس رب العباد کے پیغمبر صلعم نے فرمایا

آں ہمہ از حضرتِ احدیّت است
وہ سب خدائے واحد کی طرف سے ہے

منکرِ آں مستحقِ لعنت است
اور اس کا منکر لعنت کا مستحق ہے

(سراج منیر۔ آخری صفحہ)

—(۴۰)—

ہمچنیں عشقم بروئے مصطفیٰ[۲]
ایسا ہی عشق مجھے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات سے ہے

دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفیٰ[۱]
میرا دل ایک پرندہ کی طرح مصطفیٰ[۳] کی طرف اڑ کر جاتا ہے

تا مرا دادند از حسنش خبر
جب سے مجھے اس کے حسن کی خبر دی گئی ہے

شد دلم از عشقِ او زیروزبر
میرا دل اس کے عشق میں بے قرار رہتا ہے

منکہ مے بینم رخِ آں دلبرے
میں اس دلبر کا چہرہ دیکھ رہا ہوں

جاں فشانم گر دہد دل دیگرے
اگر کوئی اسے دل دے تو میں اس کے مقابلہ پر جان نثار کر دوں

ساقیٔ من ہست آں جاں پرورے
وہی روح پرور شخص تو میرا ساقی ہے

ہر زماں مستم کند از ساغرے
جو ہمیشہ جامِ شراب سے مجھے سرشار رکھتا ہے

محو روئے او شد است ایں روئے من
یہ میرا چہرہ اس کے چہرہ میں محو اور گم ہو گیا

بوئے او آید ز بام و کوئے من
اور میرے مکان اور کوچہ سے اس کی خوشبو آ رہی ہے

بسکہ من در عشقِ او ہستم نہاں
از بسکہ میں اس کے عشق میں غائب ہوں

من ہمانم، من ہمانم، من ہماں
میں وہی ہوں میں وہی ہوں میں وہی ہوں

جانِ من از جانِ او یابد غذا
میری روح اس کی روح سے غذا حاصل کرتی ہے
از گریبانم عیاں شد آں ذکا
میرے گریبان سے وہی سورج نکل آیا

احمدؐ اندر جانِ احمدؐ شد پدید
احمدؐ جانِ احمدؐ میں ظاہر ہو گیا
اسمِ من گردید آں اسمِ وحید
اس لئے میرا وہی نام ہو گیا جو اس لاثانی انسان کا نام ہے

فارغ افتادم بدو از عزّ و جاہ
اس کے عشق میں۔ میں عزت و جاہ سے مستغنی ہو گیا
دل زکف و از فرق افتادہ کلاہ
دل ہاتھ سے جاتا رہا اور سر سے ٹوپی گر پڑی

بر من ایں بہتاں کہ من زاں آستاں
مجھ پر یہ افترا ہے کہ میں اس درگاہ سے روگرداں ہوں
تافتم سر ایں چہ کذبِ فاسقاں
فاسق لوگوں کا یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے

سر بتابد زاں مہِ من چوں منے
کیا میرے جیسا شخص اپنے اس چاند سے منہ پھیر سکتا ہے؟
لعنتِ حق بر گمانِ دشمنے
دشمن کے اس خیال پر خدا کی لعنت ہو

آں منم کاندر رہِ آں سرورے
میں تو وہ ہوں کہ اس سردارؐ کی راہ میں
درمیانِ خاک و خوں بینی سرے
تو میرا سر خاک اور خون میں لتھڑا ہوا دیکھے گا

تیغ گر بارد بکوئے آں نگار
اگر اس محبوبؐ کی گلی میں تلوار چلے تو میں
آں منم کاوّل کند جاں را نثار
وہ پہلا شخص ہوں گا جو اپنی جان قربان کریگا

گر ہمیں کفر است نزدِ کیں ورے
اگر دشمن کے نزدیک یہی کفر ہے تو وہ
خوش نصیبے آں کہ چوں من کافرے
بڑا خوش نصیب ہے جو میری طرح کا کافر ہے

(سراجِ منیر۔ آخری صفحہ)

(۲۱)

سیدِ پاکاں محمدؐ آنکہ محبوبِ خدا　　خود ہمے دانی چہ گوید در جنابش ہر لعیں

پاکوں کا سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جو محبوبِ خدا ہے　　تو خود جانتا ہے کہ ہر مردود اس کی شان میں کیا بکواس کر رہا ہے

(تشحیذ الاذہان دسمبر ۱۹۰۶ء)

(۲۲)

رسولِ خدا پرتو از نورِ اوست　　ہمہ خیرِ ما زیرِ مقدورِ اوست

رسولِ خداؐ اسی کے نور کا پرتو ہیں　　اور ہماری ساری بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں

ہماں سرور و سیّد و نورِ جاں　　محمدؐ کز و بست نقشِ جہاں

وہی سردار سید اور جان کا نور　　محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جس کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی

بشر کے بدے از ملک نیک تر　　نہ بودے اگر چوں محمدؐ بشر

انسان فرشتے سے کیونکر بڑھ جاتا　　اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سا بشر پیدا نہ ہوتا

دلش ہست نورانی و سرمدی　　بتابد درو فرّۂ ایزدی

اس کا دل نورانی اور ازلی ہے　　اور اسی میں خدا کی عظمت اور شان چمکتی ہے

کسے کش بود مصطفےٰؐ رہنما　　سرِ بخت او باشد اندر سما

وہ شخص جس کا رہنما مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے　　اس کا نصیبہ بلندی میں آسمان تک پہنچتا ہے

پُر از یادِ او ہست جان و دلم

میرے جان و دل اس کی یاد سے معمور ہیں

بخواب اندر اندیشہ ہم نگسلم

خواب میں بھی مجھے کوئی دوسرا خیال نہیں آتا

(اخبار بدر ۲۹ر اپریل ۱۹۰۹ء)

(۲۳)

به غمخواریت گویم اے نیک مرد — نه باید به غمخوار دل رنجه کرد
اے نیک مرد! میں تجھے بطور غمخوار کے عرض کرتا ہوں — اور غم خوار سے ناراض نہیں ہونا چاہیئے

که انکار بر زندگی نبی — نشاں است بر موت دلہا جلی
کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی سے انکار — منکروں کے دلوں کی موت کی کھلی کھلی علامت ہے

جہاں جملہ مردہ شد و زار — یکے زندہ او ہست از کردگار
سارا جہاں مردہ اور بیمار ہے — خدا کی طرف سے صرف وہی ایک زندہ ہے

چنیں است ثابت بقول سروش — اگر راز معنے نیابی خموش
الہام الٰہی سے یہ ثابت ہے — اگر تیری سمجھ میں یہ راز نہ آئے تو چپ رہ

اگر در ہوا ہمچو مرغاں پری — وگر بر سر آب پا بگذری
اگر پرندوں کی طرح تو ہوا میں اڑنے لگے — یا پانی پر چلنے لگے

وگر ز آتش آئی سلامت بروں — وگر خاک را زر کنی از فسوں
اور اگر تو آگ سے سلامت باہر نکل آئے — یا پھونک مار کر مٹی کو سونا بنا دے

اگر منکرے از حیات رسول — سراسر زیاں است و کار فضول
لیکن اگر تو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا منکر ہے — تو یہ سب باتیں سراسر فضول اور بے کار ہیں

خدائش چو خواندہ گواہ جہاں — چرا داندش عاقل از غائباں
خدا نے جب اُسے اہل دنیا کے لئے شاہد فرمایا — تو عقلمند اسے غائب کیوں سمجھنے

اگر منکر او خبر داشتے — بجاں دامنش نیز نگذاشتے
اگر منکر کو اس کی خبر ہوتی تو خواہ جان دینی پڑتی — مگر اس کا دامن نہ چھوڑتا

بمہرِ منیرش خطاب از خداست — دریغا ازیں پس گماں ہا چراست
خدا کی طرف سے مہرِ منیر اس رسولؐ کا خطاب ہے — تو افسوس اس کے بعد فضول گمان کیوں ہے

(اخبار بدر۔ ۲۹ر اپریل ۱۹۰۹ء)

(۲۴)

ولے از تو دارم عجب اے اخی — کہ فرزانہ باشی و ناداں شوی
لیکن اے بھائی مجھے تو تیری طرف سے حیرانی ہے — کہ تو دانا ہو کر نادان بنتا ہے

رسولے معظّم کہ دادارِ جہاں — چراغِ جہانش بگوید عیاں
وہ رسولِ معظّم (صلی اللہ علیہ وسلم) جسے خدا نے — صاف طور پر جہان کا چراغ فرمایا ہے

چہ چیز از تو اُو را حجاب است و بند — چہ دیوار داری کشیدہ بلند
تو پھر کون سی چیز ہے جو تیری راہ میں بطور حجاب حائل ہے؟ — اور وہ کون سی دیوار ہے جو تیرے سامنے کھنچی ہوئی ہے

(اخبار بدر۔ ۲۹ر اپریل ۱۹۰۹ء)

(۲۵)

اے سیّد الوریٰ مددے وقتِ نصرت است — در خستگاں برائے تو کس یار غمگسار نماند
اے مخلوقات کے سردار! مدد فرما یہ نصرت کا وقت ہے — کیونکہ تیرے بغیر کوئی بھی یار و غمخوار نہیں رہا

(اشتہار اہلِ اسلام کی فریاد۔ درثمین فارسی صفحہ ۱۸۰)

○

حصّہ عربی

حضرت خاتم النّبیّین سیّدنا محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم

کی مدح وثناء میں

حضرت مرزا غلام احمد بانی جماعت احمدیہ علیہ السّلام کا عاشقانہ کلام

(۱)

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ ۔۔۔ يَسْعٰى إِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْآنِ

اے اللہ تعالیٰ کے فیض اور عرفان کے چشمے ۔۔۔ لوگ سخت پیاسوں کی طرح تیری طرف دوڑتے ہیں

يَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ ۔۔۔ تَهْوِيْ إِلَيْكَ الزُّمَرُ بِالْكِيْزَانِ

اے انعام دینے اور احسان فرمانے والے خدا کے فضل کے سمندر ۔۔۔ لوگ فوج در فوج کوزے لئے تیری طرف تیزی سے آ رہے ہیں

يَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَالْإِحْسَانِ ۔۔۔ نَوَّرْتَ وَجْهَ الْبَرِّ وَالْعُمْرَانِ

اے ملک حسن و احسان کے آفتاب ۔۔۔ تو نے بیابانوں، صحراؤں اور آبادیوں کو منور کر دیا ہے

قَوْمٌ رَأَوْكَ وَأُمَّةٌ قَدْ أُخْبِرَتْ ۔۔۔ مِنْ ذٰلِكَ الْبَدْرِ الَّذِيْ أَصْبَانِيْ

ایک قوم تیرے دیدار سے مشرف ہوئی اور ایک جماعت نے ۔۔۔ اس بدر کی خبر سنی جس نے مجھے اپنا فریفتہ اور شیدا بنا لیا ہے

يبكون من ذكر الجمال صبابة ۔۔۔ وتألما من لوعة الهجران

وہ تیرے جمال کی یاد سے بوجہ شوق و محبت کے روتے ہیں ۔۔۔ اور جدائی کی جلن اور فراق کی سوزش سے ان کے آنسو بہتے ہیں

وأرى القلوب لدى الحناجر كربة ۔۔۔ وأرى الغروب تسيلها العينان

اور میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آ گئے ہیں ۔۔۔ اور میں آنسو دیکھتا ہوں جو آنکھیں بہا رہی ہیں۔

يا من غدا في نوره وضيائه ۔۔۔ كالنيرين ونور الملوان

اے وہ جو اپنے نور اور روشنی میں ۔۔۔ مہر و ماہ کی طرح ہو گیا ہے اور اپنے نور سے رات دن کو منور کر دیا ہے

يا بدرنا يا آية الرحمان ۔۔۔ أهدى الهداة وأشجع الشجعان

اے ہمارے چودھویں کے چاند اے خدائے رحمان کے نشان ۔۔۔ اے سب ہادیوں سے بڑے ہادی اور سب بہادروں سے بڑے بہادر

إني أرى في وجهك المتهلل ۔۔۔ شأنا يفوق شمائل الإنسان

میں تیرے خنداں و درخشاں چہرے میں ایک ایسی ۔۔۔ شان دیکھتا ہوں جو انسانی شمائل پر فوقیت رکھتی ہے

وقد اقتفاك أولو النهى وبصدقهم ۔۔۔ ودعوا تذكر معهد الأوطان

دانشمندوں نے تجھے چن لیا اور تیری پیروی کی اور اپنے صدق کی وجہ سے ۔۔۔ انہوں نے اپنے وطنوں کی یاد بھی ترک کر دی

قد آثروك وفارقوا أحبابهم ۔۔۔ وتباعدوا من حلقة الإخوان

انھوں نے تجھے اختیار کیا اور اپنے دوستوں سے جدا ہو گئے ۔۔۔ اور اپنے بھائیوں کے دائرہ سے دوری اختیار کر لی

قد ودعوا أهواءهم ونفوسهم ۔۔۔ وتبرؤا من كل نشب فان

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو الوداع کہہ دیا ۔۔۔ اور ہر قسم کے فانی مال و منال سے بیزار ہو گئے

ظهرت عليهم بينات رسولهم ۔۔۔ فتمزق الأهواء كالأوثان

جب رسول کریم صلعم کے واضح اور روشن دلائل ان پر ظاہر ہوئے ۔۔۔ تو ان کی نفسانی خواہشیں بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں

في وقت ترويق الليالي نوروا ۔۔۔ والله نجاهم من الطوفان

وہ راتوں کی تاریکی و ظلمت کے وقت منور ہوئے ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو طوفانِ ظلمت و ضلالت سے بچا لیا

قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْأُنَاسِ وَضَيْمُهُمْ   فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ

مخالف جماعتوں کے ظلم و ستم نے انہیں پیس ڈالنے کی کوشش کی   مگر وہ خدائے محسن کی عنایات سے ثابت قدم رہے

نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَعَقَارَهُمْ   فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

ذلیل اور کمینہ اوباشوں نے ان کے مال اور ان کی جائداد لوٹ لی   پھر فرقان کے موتیوں سے ان کے چہرے چمک اٹھے

كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَتَبَادَرُوْا   لِتَمَتُّعِ الْإِيْقَانِ وَالْإِيْمَانِ

انہوں نے اپنے نفسوں کے گھروں کو خوب صاف کیا   اور یقین اور ایمان کی دولت پانے کو جلد آگے بڑھے

قَامُوْا بِإِقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِهِمْ   كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِي الْمَيْدَانِ

وہ رسول کریمؐ کے حکم "آگے بڑھو" پر ایک عاشق صادق کی طرح   میدانِ جنگ میں دشمن پر پل پڑے

فَدَمُ الرِّجَالِ بِصِدْقِهِمْ فِي حُبِّهِمْ   تَحْتَ السُّيُوْفِ أُرِيْقَ كَالْقُرْبَانِ

سو ان مردوں کے خون ان کے خلوصِ محبت کے باعث   تلواروں کے نیچے قربانیوں کی طرح بہائے گئے

جَاءُوْكَ مَنْهُوْبِيْنَ كَالْعُرْيَانِ   فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْإِيْمَانِ

وہ تیرے پاس لٹے کھٹے مانند برہنہ آئے   پس تو نے انہیں ایمان کی چادریں اڑھا دیں

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً   فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

تو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا   پھر تو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا

حَتَّى انْثَنَى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ   عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْأَغْصَانِ

یہاں تک کہ عرب کا خشک جنگل اس باغ کی مانند ہو گیا جس کے چشمے خوشگوار و شیریں اور جس کے درختوں کی ڈالیاں پھلوں سے لدی ہوں

عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ   بَعْدَ الْوَجَى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

عرب کے شہروں میں پھر رونق اور تروتازگی آ گئی   ویرانی خشکی قحط اور تباہی کے بعد

كَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغِزْلَانِ   فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمٰنِ

اہلِ حجاز جو خوبصورت عورتوں سے عشق بازی میں محو تھے   تو نے انہیں فانی فی اللہ بنا دیا

شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيهِمَا   حَسْوُ الْعُقَارِ وَكَثْرَةُ النِّسْوَانِ

دو باتیں تھیں جن میں عرب کی قوم اندھی ہو رہی تھی   مزے لے لے کے شراب نوشی اور عورتوں کی کثرت

أَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ إِنْكَاحُهَا   زَوْجًا لَهُ التَّحْرِيمُ فِي الْقُرْآنِ

عورتوں کا یہ تصفیہ تو ان کی نسبت یہ حکم ہوا کہ ان کا نکاح ان مردوں سے حرام کر دیا گیا ہے   جن کی حرمت قرآن میں آگئی

وَجَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا   وَأَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

اور تو نے شراب خانے ویران کر دیئے   اور شراب کی دکانیں شہروں سے ہٹا دیں

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا   فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّينِ كَالنَّشْوَانِ

بہت سے جو خم کے خم پی جاتے تھے   پھر تو نے ان کو دین کا متوالا بنا دیا

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيدَانِ   قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمٰنِ

کتنے بدعتی سارنگی بجانے والے تھے   جو تیرے طفیل خدائے رحمان سے ہمکلام ہوئے

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوفِ تَعَشُّقًا   فَجَذَبْتَهُ جَذْبًا إِلَى الْفُرْقَانِ

بہت تھے جو معطر دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے   پھر تو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا

أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُونِ بِجَلْوَةٍ   مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

تو نے صدیوں کے مردے ایک جلوہ سے زندہ کر دیئے   کون ہے جو اس شان میں تیرا نظیر ہو سکے

تَرَكُوا الْغَبُوقَ وَبَدَّلُوا مِنْ ذَوْقِهِ   ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْأَحْزَانِ

انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کے ذوق کی جگہ   غم کی راتوں میں دعا کی لذت اختیار کی

كَانُوا بِرَنَّاتِ الْمَثَانِي قَبْلَهَا   قَدْ أُحْصِرُوا فِي شُحِّهَا كَالْعَانِ

اس سے پہلے وہ سرود اور دوتاروں کے سرود اور نغموں اور رودوں کی آوازوں کی حرص میں قیدی کی طرح محبوس یا گرفتار تھے

قَدْ كَانَ مَرْتَعُهُمْ أَغَانِيَ دَائِمًا   طَوْرًا بِغِيدٍ تَارَةً بِدِنَانِ

ان کی چراگاہ ہمیشہ راگ رنگ تھیں   کبھی نازک اندام عورتوں کے ساتھ دل لگی ہوتی اور کبھی مے کے خم لنڈھائے جاتے

مَا كَانَ فِكْرٌ غَيْرَ فِكْرِ غَوَانِي ‏ أَوْ شُرْبِ رَاحٍ أَوْ خَيَالِ جِفَانِ

انھیں خوب صورت گانے والی عورتوں یا شراب نوشی اور کاسہ ہائے شراب کے تصور کے سوا اور کوئی فکر نہ تھی

كَانُوا الْمَشْغُوفَ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ ‏ رَاضِيْنَ بِالْأَوْسَاخِ وَالْأَدْرَانِ

وہ بے وقوفی سے فساد کے شیفتہ تھے میل کچیل اور ناپاکی پر خوش تھے

عَيْبَانِ كَانَ شِعَارَهُمْ فِي جَهْلِهِمْ ‏ حُمْقُ الْحِمَارِ وَوَثْبَةُ السِّرْحَانِ

جہالت سے دو عیب ان کے شامل حال تھے ‏ گدھے کی اور حملہ بھیڑیئے کا

فَطَلَعْتَ يَا شَمْسَ الْهُدٰى نُصْحًا لَّهُمْ ‏ لِتُضِيْئَهُمْ مِنْ وَجْهِكَ النُّوْرَانِيْ

اتنے میں اے آفتاب ہدایت ان کی خیر خواہی کیلئے تو نے طلوع کیا تاکہ اپنے نورانی چہرے سے انہیں منور کرے

أُرْسِلْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ مُحْسِنٍ ‏ فِي الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْيَانِ

تو محسن رب کریم کی طرف سے خوفناک فتنے اور طغیانی کے وقت بھیجا گیا

يَا لَلْفَتٰى مَا حُسْنُهُ وَجَمَالُهُ ‏ رَيَّاهُ يُصْبِيْ الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

واہ کیا ہی صاحب حسن و جمال جوان ہے جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح شگفتہ کرلیتی ہے

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِيْ وَجْهِهٖ ‏ وَشُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

اللہ تعالیٰ کا چہرہ اس کے چہرے میں نظر آتا ہے اور اس کے تمام حالات اسی شان کے ساتھ چمکتے ہیں

فَلِذَا يُحَبُّ وَيَسْتَحِقُّ جَمَالُهٗ ‏ شَغَفًا بِهٖ مِنْ زُمْرَةِ الْأَخْدَانِ

اسی لیئے تو وہ محبوب ہے اور اس کا جمال اس لائق ہے کہ دوستوں کی جماعت کو چھوڑ کر اس سے دلبستگی پیدا کیجائے

سُجُحٌ كَرِيْمٌ بَاذِلُ خِلِّ التُّقٰى ‏ خِرْقٌ وَفَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْيَانِ

وہ خوش خلق۔ معزز۔ صاحب جود و عطا۔ اتقویٰ دوست ہے کریم اور سخی اور سب جوانوں پر فائق ہے

فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهٖ وَجَمَالِهٖ ‏ وَجَلَالِهٖ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ

وہ سب مخلوقات سے اپنے کمال اور اپنے جمال اور اپنے جلال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ فوقیت لے گیا ہے

لَاشَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی ۔۔۔ رِیْقُ الْکِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْیَانِ

بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر مخلوقات اور صاحب کرم و عطا اور شرفا لوگوں کی روح اور ان کی قوت اور چیدہ اعیان ہے

تَمَّتْ عَلَیْهِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّةٍ ۔۔۔ خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ کُلِّ زَمَانِ

ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ میں علی الوجہ الاتم موجود ہیں اور ہر زمانے کی نعمت آپ کی ذات پر ختم ہے

وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَةٍ ۔۔۔ وَبِهِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

اللہ تعالیٰ کی قسم یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم وزیر کی مانند ہیں اور آپ ہی کے ذریعے دربار شاہی تک رسائی ہو سکتی ہے

هُوَ فَخْرُ کُلِّ مُطَهَّرٍ وَمُقَدَّسٍ ۔۔۔ وَبِهٖ یُبَاهِیْ الْعَسْکَرُ الرُّوْحَانِیْ

آپ ہر مطہر اور مقدس کے لئے باعث فخر ہیں اور روحانی لشکر آپ ہی کے وجود باجود پر مفتخر و نازاں ہے

هُوَ خَیْرُ کُلِّ مُقَرَّبٍ مُتَقَدِّمٍ ۔۔۔ وَالْفَضْلُ بِالْخَیْرَاتِ لَا بِزَمَانِ

آپ ہر پہلے مقرب سے افضل ہیں اور فضیلت کارہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانے پر

وَالطَّلُّ قَدْ یَبْدُوْ اَمَامَ الْوَابِلِ ۔۔۔ فَالطَّلُّ طَلٌّ لَیْسَ کَالتَّهْتَانِ

اور ہلکی ہلکی بارش (پھوار) موسلا دھار بارش سے پہلے ہوتی ہے لیکن ہلکی بارش اور جھڑی میں بہت بڑا فرق ہے

بَطَلٌ وَحِیْدٌ لَا تَطِیْشُ سِهَامُهٗ ۔۔۔ ذُوْ مُصْمِیَاتٍ مُوْبِقُ الشَّیْطٰنِ

آپ ہی ایک پہلوان ہیں جس کے تیر کبھی خطا نہیں جاتے نشانہ رس مہلک تیروں والے، شیطان کے ہلاک کنندہ ہیں

هُوَ جَنَّةٌ اِنِّیْ اَرٰی اَثْمَارَهٗ ۔۔۔ وَقُطُوْفُهٗ قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِیْ

آپ ایک باغ ہیں میں دیکھتا ہوں کہ اس کے پھل اور اس کے خوشے جھکا کر میرے دل کے قریب کئے گئے ہیں

اَلْفَیْتُهٗ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَالْهُدٰی ۔۔۔ وَرَاَیْتُهٗ کَالدُّرِّ فِی اللَّمَعَانِ

میں نے آپ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا اور آب و تاب میں آپ کو موتی کی مانند دیکھا

قَدْ مَاتَ عِیْسٰی مُطْرِقًا وَنَبِیُّنَا ۔۔۔ حَیٌّ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ وَافَانِیْ

حضرت عیسیٰ تو چپ چاپ سر جھکائے وفات پاگئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور وہ بخدا مجھ سے ملے بھی ہیں

وَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ رَأَیْتُ جَمَالَہٗ ۔۔۔ بِعُیُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَکَانِیْ
اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے آپؐ کا جمال دیکھا ہے ۔۔۔ اپنی جسمانی آنکھوں سے اپنے مکان میں

هَاِنْ تَظَنَّیْتَ ابْنَ مَرْیَمَ عَائِشًا ۔۔۔ فَعَلَیْکَ اِثْبَاتًا مِّنَ الْبُرْهَانِ
دیکھو اگر تم بھی ابن مریمؑ کو زندہ خیال کرتے ہو ۔۔۔ تو دلیل سے ثابت کرنا تمہارا فرض ہے

اَفَاَنْتَ لَاقَیْتَ الْمَسِیْحَ بِیَقْظَةٍ ۔۔۔ اَوْجَاءَکَ الْاَنْبَاءُ مِنْ یَقْظَانِ
کیا تم بیداری میں حضرت مسیحؑ سے ملے ہو؟ ۔۔۔ یا کسی جیتے جاگتے نے تمہیں خبر دی ہے کہ وہ زندہ ہے

اُنْظُرْ اِلَی الْقُرْاٰنِ کَیْفَ یُبَیِّنُ ۔۔۔ اَفَاَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ هُدَی الرَّحْمٰنِ
قرآن کو دیکھو کہ وہ ان کی وفات کیسے واضح طور پر بیان کرتا ہے ۔۔۔ کیا تم رحمٰن کی ہدایت سے منہ پھیرتے ہو

فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْعَیْشَ لَیْسَ بِثَابِتٍ ۔۔۔ بَلْ مَاتَ عِیْسٰی مِثْلَ عَبْدٍ فَانٍ
جان لو کہ (اس کی) زندگی قائم و دائم نہیں ۔۔۔ بلکہ وہ ایک فانی بندہ کی طرح فوت ہو چکے ہیں

وَنَبِیُّنَا حَیٌّ وَاِنِّیْ شَاهِدٌ ۔۔۔ وَقَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْیَانِ
اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور میں گواہ ہوں ۔۔۔ اور میں آپؐ کی ملاقات کے ثمرات سے بہرہ مند ہوا ہوں

وَرَأَیْتُ فِیْ رَیْعَانِ عُمْرِیْ وَجْهَهٗ ۔۔۔ ثُمَّ النَّبِیُّ بِیَقْظَتِیْ لَاقَانِیْ
اور میں نے آغاز جوانی میں آپؐ کا روئے مبارک دیکھا ۔۔۔ پھر آپؐ نے عین بیداری کی حالت میں مجھے شرفِ ملاقات بخشا

اِنِّیْ لَقَدْ اُحْیِیْتُ مِنْ اِحْیَائِهٖ ۔۔۔ وَاهًا لِاِعْجَازٍ فَمَا اَحْیَانِیْ
یقیناً میں آپؐ کے زندہ کرنے سے زندہ ہوا ہوں ۔۔۔ سبحان اللہ کیا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا ۔۔۔ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ
اے میرے رب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیج ۔۔۔ اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی

یَاسَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَکَ لَاهِفًا ۔۔۔ وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ اٰذَانِیْ
اے میرے آقا! میں مظلوم اور مضطر ہونے کی حالت میں فریاد لے کر تیرے دروازہ پر حاضر ہوا ہوں کیونکہ قوم نے مجھے کافر کہہ کر سخت ایذا دی ہے

يَفْرِي سِهَامُكَ قَلْبَ كُلِّ مُحَارِبٍ وَيَشُجُّ عَزْمُكَ هَامَةَ الثُّعْبَانِ

تیرے تیر ہر محارب کے دل کو چیرتے ہیں اور تیرا عزم اژدہے کے سر کو کچل ڈالتا ہے

لِلّٰهِ دَرُّكَ يَا إِمَامَ الْعَالَمِ أَنْتَ السَّبُوقُ وَسَيِّدُ الشُّجْعَانِ

آفرین! اے مقتدائے عالم! تو سب سے آگے بڑھا ہوا اور تمام بہادروں کا سردار ہے

اُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَتَحَنُّنٍ يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

مجھ پر رحم اور شفقت کی نظر کرنا اے میرے آقا میں ایک تیرا ناچیز غلام ہوں

يَا حِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً فِي مُهْجَتِي وَمَدَارِكِي وَجَنَانِي

اے میرے پیارے تیری محبت - میرے خون - میری جان - میرے حواس اور میرے دل میں رچ گئی ہے

مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَا حَدِيقَةَ بَهْجَتِي لَمْ أَخْلُ فِي لَحْظٍ وَلَا فِي آنِ

اے میرے مسرت کے باغ تیرے منہ کی یاد سے میں ایک آن اور ایک لحظہ بھی خالی نہیں ہوتا

جِسْمِي يَطِيرُ إِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا

میرا جسم شوق غالب کے سبب تیری طرف اڑا جاتا ہے

يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

اے کاش! مجھ میں قوتِ پرواز ہوتی!

(آئینۂ کمالاتِ اسلام)

(۲)

يَا قَلْبِيَ اذْكُرْ أَحْمَدَا عَيْنَ الْهُدَى مُفْنِي الْعِدَا بَرًّا كَرِيمًا مُحْسِنًا بَحْرَ الْعَطَايَا وَالْجَدَا

اے میرے دل احمد کا ذکر کر جو کہ ہدایت کا چشمہ اور دشمنوں کو فنا کرنے والا ہے جو نیک ہے کریم ہے اور محسن ہے بخششوں اور سخاوت کا سمندر ہے

بَدْرٌ مُنِيْرٌ زَاهِرٌ　　فِيْ كُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا

چودھویں کا چاند ہے نورانی اور روشن ہے　　ہر بات میں اس کی تعریف کی گئی ہے

إِحْسَانُهُ يُصْبِي الْقُلُوْبَ　　وَحُسْنُهُ يُرْوِي الصَّدَا

اس کا احسان دلوں کو مائل کرتا ہے　　اور اس کا حسن پیاس بجھاتا ہے

اَلظَّالِمُوْنَ بِظُلْمِهِمْ　　قَدْ كَذَّبُوْهُ تَمَرُّدَا

ظالموں نے اپنے ظلم کی وجہ سے　　اس کو سرکشی سے جھٹلایا

وَالْحَقُّ لَا يَسَعُ الْوَرٰى　　إِنْكَارُهُ لَمَّا بَدَا

اور حق (ایسی چیز ہے) کہ مخلوق کی طاقت نہیں کہ اس کا انکار کرے جبکہ وہ ظاہر ہو

أُطْلُبْ نَظِيْرَ كَمَالِهِ　　فَسَتَنْدَمَنَّ مُلَدَّدَا

(اگر) اس کے کمالات کی نظیر طلب کرے　　تو تو حیران و سرگرداں ہو کر نادم ہوگا

مَا إِنْ رَأَيْنَا مِثْلَهُ　　لِلنَّاظِرِيْنَ مُسَهِّدَا

ہم نے ان جیسا سوئے ہوئے لوگوں کو　　جگانے والا اور نہیں دیکھا

نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الَّذِيْ　　أَحْيَا الْعُلُوْمَ تَجَدُّدَا

(وہ) اس اللہ کی طرف سے نور ہے　　جس نے علوم کو نئے پیرایہ میں زندہ کیا

اَلْمُصْطَفٰى وَالْمُجْتَبٰى　　وَالْمُقْتَدٰى وَالْمُقْتَدَا

وہ مصطفیٰ ہے اور مجتبیٰ ہے　　اور مقتدا ہے اور اس کی پیروی کی جاتی ہے

جُمِعَتْ مَرَابِعُ الْهُدٰى　　فِيْ وَبْلِهِ حِيْنَ النَّدٰى

ہدایت کی بارشیں اس کی بارش میں　　اس کی سخاوت کے وقت اکٹھی کی گئی ہیں

نَسِيَ الزَّمَانُ رِهَامَهُ　　مِنْ جُوْدِ هٰذَا الْمُقْتَدَا

زمانہ اپنی مسلسل بارش کو　　اس مقتدا کی بارش کی وجہ سے بھول گیا ہے

اَلْيَوْمَ يَسْعَى النِّكْسُ　　أَنْ يُطْفِيْ هُدَاهُ وَيُخْمِدَا

آج کمینہ آدمی کوشش کرتا ہے　　کہ مصطفیٰ کی ہدایت کو بجھا دے اور ٹھنڈا کر دیا جائے

وَاللّٰهُ يُبْدِيْ نُوْرَهُ　　يَوْمًا وَإِنْ طَالَ الْمَدٰى

اور اللہ تعالیٰ اس کا نور کسی نہ کسی روز　　ظاہر کر دیگا خواہ کتنا ہی لمبا عرصہ ہو جائے

يَا قَطْرَ سَارِيَةٍ وَّغَا　　دٍ قَدْ عُصِمْتَ مِنَ الرَّدٰى

اے رات کو اور دن کو آنے والے بادل کی بارش تو ہلاکت سے بچائی جائے

رَبَّيْتَ أَشْجَارَ الْأَسِرَّةِ　　بِالْفُيُوْضِ وَفَرْدَدَا

تو نے نچلی اور اونچی زمین کے درختوں کی　　اپنے فیوض کے ساتھ پرورش کی

إِنَّا وَجَدْنَاكَ الْمَلَاذَ　　فَبَعْدَ كَهْفٍ قَدْ بَدَا

ہم نے تجھ کو جائے پناہ پایا　　پس ایسی غار (جائے پناہ) کے بعد کون سی ہوگی

لَا نَتَّقِيْ قَوْسَ الْخُطُوْ　　بِ وَلَا نُبَالِيْ مُرْجِدَا

ہم حادثات کی کمان سے نہیں ڈرتے　　اور نہ ہم کسی آزار کی پرواہ کرتے ہیں

لَا نَتَّقِيْ نُوَبَ الزَّمَانِ　　وَلَا نَخَافُ تَهَدُّدَا

نہ ہم زمانے کے حوادثات سے ڈرتے ہیں　　اور کسی کے دھمکانے سے خوف کرتے ہیں

وَنَمُدُّ فِيْ أَوْقَاتِ آ　　فَاتٍ إِلَى الْمَوْلٰى يَدَا

اور ہم مصیبتوں کے اوقات میں　　اپنے مولا کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہیں

كَمْ مِنْ مُنَازِعَةٍ جَرَتْ　　بَيْنِيْ وَأَقْوَامِ الْعِدَا

کتنے ہی جھگڑے ہوئے　　میرے اور دشمن قوموں کے درمیان

حَتّٰى انْثَنَيْتُ مُظَفَّرًا　　وَمُوَفَّقًا وَمُؤَيَّدَا

یہاں تک کہ میں کامیاب اور　　معزز اور مؤید ہو کر لوٹا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا　　يَوْمًا يُشَيِّبُ تَوَهُّدَا

اے لوگو! اس دن سے ڈرو　　جو جوانوں کو بوڑھا کر دے گا

أَلَا إِنَّهُ مَا يَنْقَضِيْ　　وَأَسِيْرُهُ مَا يُفْتَدٰى

وہ کبھی ختم نہیں ہوگا　　اور نہ ہی اس دن کا قیدی فدیہ دیکر چھڑایا جائے گا۔

وَاللّٰہِ اِنّیْ مَا ضَلَلْتُ وَمَا عَدَلْتُ عَنِ الْھُدیٰ
اللہ کی قسم میں گمراہ نہیں ہوا اور نہ میں ہدایت سے ایک طرف ہوا ہوں

لٰکِنَّنِیْ مُذْ لَمْ اَزَلْ مِمَّنْ اِذَا ھُدِیَ اھْتَدیٰ
لیکن میں جب سے ہوں ان لوگوں میں سے ہوں جن کو جب راہ دکھائی جائے تو راہ پالیتے ہیں

لِلّٰہِ حَمْدٌ ثُمَّ حَمْدٌ قَدْ عَرَفْنَا الْمُقْتَدیٰ
اللہ ہی کے لئے حمد پر حمد ہے کہ ہم نے اپنا مقتدا پہچان لیا

کَادَتْ تُعَفِّیْنِیْ ضَلَا لَاتٌ فَاَدْرَکَنِی الْھُدیٰ
قریب تھا کہ مجھ کو گمراہیاں مٹا دیتیں مگر ہدایت نے مجھے پالیا

یَا صَاحِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَعْطیٰ لَنَا ھٰذَا الْجَدَا
اے ساتھی بیشک اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ عطا بخشی ہے

ھُوَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ الَّتِیْ تُعْطِیْ نَعِیْمًا مُخَلَّدًا
وہ ہی ایسی لیلۃ القدر ہے جو دائمی نعمت دیتی ہے

(کراماتُ الصّادقین)

―― (۳) ――

فَطُوْبیٰ لِمَنْ صَافیٰ صِرَاطَ مُحَمَّدٍ وَکَمِثْلِ ھٰذَا النُّوْرِ مَا بَانَ نَیِّرٌ
مبارک ہو اس کو جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پسند کی اس نور کی مانند کوئی سورج ظاہر نہیں ہوا

وَصَلْنَا اِلَی الْمَوْلیٰ بِھَدْیِ نَبِیِّنَا فَدَعْ مَا یَقُوْلُ الْکَافِرُ الْمُتَنَصِّرُ
ہم نبیؐ کی ہدایت سے مولیٰ تک پہنچ گئے ہیں پس جو کچھ کافر نصرانی کہتا ہے سب چھوڑ دے

وَفِیْ کُلِّ اَقْوَامٍ ظَلَامٌ مُدَمِّرٌ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ بَدْرٌ مُنَوِّرٌ
سب قوموں میں ہلاک کرنے والی تاریکی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بدر انور ہیں

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ مُھْجَۃُ مُھْجَتِیْ وَمِنْ ذِکْرِہِ الْاَحْلیٰ کَاَنِّیْ مُثْمِرٌ
اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی میری جان کی جان ہے اور اس کے میٹھے ذکر سے میں ثمردار ہوگیا ہوں

فَدَعْ کُلَّ مَلْفُوْظٍ لِقَوْلِ مُحَمَّدٍ وَمُتَّبِعُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَنْجَحُ وَیُغْفَرُ
ساری باتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی خاطر چھوڑ دے رسول اللہ کی پیروی کرنے والا کامیاب ہوگا اور بخشا جائے گا

وَلَیْسَ طَرِیْقُ الْھُدیٰ اِلَّا اتِّبَاعُہٗ وَمَنْ قَالَ قَوْلًا غَیْرَہٗ فَیُتَبَّرُ
اور ہدایت کی راہ اسی کی پیروی کرنا ہے اور جس نے اس کے غیر کو کہا وہ ہلاک ہوگیا

وَمَنْ رَدَّ مِنْ قُلِّ الْحَيَاءِ كَلَامَهُ
اور جس نے آپ کا کلام بے حیائی سے رد کیا

فَقَدْ رُدَّ مَلْعُوْنًا وَسَوْفَ يُحَذَّرُ
وہ بے شک ملعون اور مردود اور پریشان کیا جائے گا

وَمَنْ يَرَى تَقْوًى غَيْرَ هَدْيِ رَسُوْلِنَا
جو ہمارے رسول کی ہدایت کے سوا تقوےٰ قرار دے گا

فَذٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يَعْتُوْ وَيُسْخَرُ
وہ شیطان ہے جو سرکشی کرے گا اور نکالا جائے گا

وَمَا نَحْنُ اِلَّا حِزْبُ رَبٍّ غَالِبٍ
اور ہم تو خدائے غالب کی جماعت ہیں

اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ يَعْلُوْ وَيُنْصَرُ
خبردار خدا کا گروہ غالب اور منصور ہوتا ہے

وَوَاللّٰهِ اِنَّ كِتَابَنَا بَحْرُ الْهُدٰى
خدا کی قسم ہمارا قرآن ہدایت کا سمندر ہے

وَتَاللّٰهِ اِنَّ نَبِيَّنَا مُتَبَحِّرٌ
اور اللہ کی قسم ہمارا نبیؐ کثیر العلم ہے

وَيَبْقٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ دِيْنُهُ
اور آپؐ کا دین تا قیامت باقی رہیگا

لَهٗ مِلَّةٌ بَيْضَاءُ لَا تَتَغَيَّرُ
آپ کا روشن علم کبھی بھی بگڑنے والا نہیں

وَنُؤْثِرُ فِي الدَّارَيْنِ سُنَنَ رَسُوْلِنَا
اور ہم اپنے رسولؐ کی سنت کو دونوں جہانوں میں پسند کرتے ہیں

وَسُنَّةُ خَيْرِ الرُّسْلِ خَيْرٌ وَّاَزْهَرُ
اور خیر الرسلؐ کی سنت روشن اور افضل ہے

وَوَاللّٰهِ يُثْنٰى فِي الْبِلَادِ اِمَامُنَا
اللہ کی قسم ہمارے پیشوا رسول کی تعریف کی جائیگی

اِمَامُ الْاَنَامِ الْمُصْطَفٰى الْمُتَخَيَّرُ
جو ساری دنیا کا امام برگزیدہ اور پسندیدہ ہے

(کرامات الصادقین)

(۴)

وَهَنَّانِيْ رَبِّيْ بِنَهْجِ مَحَبَّةٍ
میرے خدا نے مجھ کو محبت کے طریق سے مبارک دی ہے

عَلٰى مَا تَضَوَّعَ مِسْكٌ فَتْحِيْ وَعَنْبَرٌ
اس بنا پر کہ فتح کا عنبر اور مشک خوشبو دینے لگے ہیں

وَذٰلِكَ مِنْ بَرَكَاتِ رُوْحِ رَسُوْلِنَا
اور یہ سب ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی روح کی برکت ہے

نَبِيٌّ لَهٗ نُوْرٌ مُّنِيْرٌ وَّاَزْهَرُ
وہ ایسا نبیؐ ہے جس کا نور روشن ہے اور واضح ہے

رَؤُوفٌ رَحِيمٌ آمِرٌ مَانِعٌ مَعًا
مہربان ہے۔ رحمت والا ہے۔ امر و نہی کرنے والا ہے
بَشِيرٌ نَذِيرٌ فِي الكُرُوبِ مُبَشِّرٌ
بشارت دینے والا۔ ڈرانے والا۔ اور دکھوں میں خوشخبری دینے والا ہے

لَهُ دَرَجَاتٌ لَا شَرِيكَ لَهُ بِهَا
اس کا وہ رتبہ ہے کہ کوئی اس میں اس کا شریک نہیں ہے
لَهُ فَيْضُ خَيْرٍ لَا يُضَاهِيهِ أَبْحُرُ
اس کے فیض کی برابری سمندر بھی نہیں کر سکتا

تَخَيَّرَهُ الرَّحْمٰنُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ
خدا نے اس کو تمام مخلوق میں سے پسند کیا ہے
ذُكَاءٌ بِجَلْوَتِهِ وَبَدْرٌ مُنَوَّرٌ
وہ اپنے نور میں سورج اور چودھویں کا روشن چاند ہے

وَكَانَ جَلَالٌ فِي عَزَائِمِ وَبْلِهِ
خدا کا جلال اس کے بادل کے اوائل میں ہے
حَقَ الفَارَ مِنْ أَنْفَاقِهِنَّ المُمْطِرُ
بارش نے چوہوں کو بلوں سے نکال دیا

رَؤُوفٌ رَحِيمٌ كَهْفُ أُمَمٍ جَمِيعِهَا
مہربان ہے رحیم ہے۔ ساری امتوں کی پناہ ہے
شَفِيعُ الوَرَىٰ سَلَّى إِذَا مَا أُضْجِرُوا
مخلوق کا شافع ہے جب مخلوق تنگ ہوئی تو اس نے ان کو تسلی دی

أَلَا مَا هَرَفْنَا فِي ثَنَاءِ رَسُولِنَا
خبردار! ہم نے اپنے رسول کی مدح میں مبالغہ نہیں کیا
لَهُ رُتْبَةٌ فِيهِ المَدَائِحُ تُحْصَرُ
اس کا رتبہ ایسا ہے کہ تعریفیں ختم ہو جاتی ہیں

وَإِنَّ أَمَانَ اللّٰهِ فِي سُبْلِ هَدْيِهِ
تحقیق خدا کی امان اس کے اخلاق کے راستوں میں ہے
فَطُوبَىٰ لِشَخْصٍ يَتَّقِي مَا يُؤْمَرُ
مبارک اس کو جس نے اس کے فرمودہ کی پیروی کی ہے

سَقَىٰ فَيْهَجَ العِرْفَانِ كُلَّ مُصَاحِبٍ
اس نے عرفان کا پیمانہ ہر ایک مصاحب کو پلایا
فَبِنَشْوَةِ الصَّهْبَاءِ سُرُّوا وَأُبْشِرُوا
اس کی شراب کے نشہ سے مسرور اور خوش ہوئے

وَقَدْ رَاحَ وَالمَخْلُوقُ فِي ظُلُمَاتِهِ
اور جب وہ آیا تو مخلوق تاریکی
وَجَهْلَاتِهِ مِثْلَ الأَوَابِدِ يَنْفِرُ
اور جہالت میں وحشیوں کی طرح بھٹک رہی تھی

فَأَكْمَلَهُمْ قَوْلًا وَفِعْلًا وَمِيسَمًا
اس نے ان لوگوں کو قول، فعل اور اخلاق میں کامل کر دیا
وَأَيْقَظَهُمْ فَاسْتَيْقَظُوا وَتَطَهَّرُوا
اور ان کو بیدار کر دیا اور وہ بیدار ہو کر پاک ہو گئے

رَسُولٌ كَرِيمٌ ضَعَّفَ اللّٰهُ شَأْنَهُ
وہ رسول کریم ہے۔ خدا نے اس کی شان بہت بڑھائی ہے
وَبَدْرٌ مُنِيرٌ لَا يُضَاهِيهِ نَيِّرٌ
وہ بدر منیر ہے۔ کوئی سورج اس کی نظیر نہیں ہو سکتا

دَافَعَ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ بِنَفْسِهٖ

مسلمانوں کے معاملات میں اس نے خود دفاع کیا

وَعَلَّمَهُمْ سُنَنَ الْهُدٰى فَتَبَصَّرُوْا

ان کو شریعت کے قانون پڑھائے۔ تو وہ اہلِ بصیرت ہو گئے

بِاُمَّتِهٖ اَحْفٰى مِنَ الْاَبِ بِابْنِهٖ

امت پر باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے

شَفِيْعٌ كَرِيْمٌ مُشْفِقٌ وَمُحَذِّرٌ

شفیع، صاحبِ کرم، سفارش کرنے والا اور ڈرانے والا ہے

فَمَنْ جَاءَهٗ طَوْعًا وَصِدْقًا فَقَدْ نَجَا

جو صدق اور اطاعت سے اس کے پاس آیا نجات پا گیا

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ اَحْكَامِهٖ فَيُدَمَّرُ

جس نے اس کے احکام سے منہ پھیرا وہ ہلاک ہوا

وَلَمْ يَتَقَدَّمْ مِثْلُهٗ فِيْ كَمَالِهٖ

اس کے کمالات و اخلاقِ عالیہ میں تو بیشتر

وَاَخْلَاقِهِ الْعُلْيَا وَلَا يَتَاَخَّرُ

کوئی شریک و مماثل ہوا اور نہ آئندہ ہوگا

فَدَعْ ذِكْرَ مُوْسٰى وَاتْرُكَنَّ ابْنَ مَرْيَمٍ

موسیٰؑ کا ذکر چھوڑ، ابن مریمؑ کی بات ترک کر دے

وَدَعْ الْعَصَا لَمَّا تَرَاءَى الْمُغْفَرُ

اور عصا کا ذکر بھی، جب تلوار آ گئی ہے، چھوڑ دے

لَهٗ رُتْبَةٌ فِي الْاَنْبِيَاءِ رَفِيْعَةٌ

نبیوں میں اس کی شان برتر ہے

فَطُوْبٰى لِقَوْمٍ طَاوَعُوْهُ وَخَيَّرُوْا

خوشی ہو ان لوگوں کے لئے کہ انہوں نے اس کی اطاعت کی اور پسند کیا

وَعَسْكَرُهٗ فِيْ كُلِّ حَرْبٍ مُبَارِزٌ

اور اس کا لشکر ہر میدان میں لڑنے والا ہے

اِذَا مَا الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَانْظُرُوْا نَنْظُرُ

جب دونوں مقابل میں مل بیٹھیں گے تو تُو بھی دیکھ اور ہم بھی

وَجَاءَ بِقُرْاٰنٍ مَجِيْدٍ مُكَمَّلٍ

وہ قرآن مجید لے کر آیا جو مکمل ہے

مُنِيْرٍ فَنَوَّرَ عَالَمًا وَيُنَوِّرُ

نور بخش ہے۔ اس نے دنیا کو نورانی کیا ہے اور کرتا رہے گا۔

(کرامات الصادقین)

(۵)

فِدًى لَكَ رُوْحِيْ يَا حَبِيْبِيْ وَسَيِّدِيْ

اے میرے حبیب! اے سردار! تجھ پر میری جان قربان ہو جائے

فِدًى لَكَ رُوْحِيْ اَنْتَ وَرْدٌ مُنَضَّرٌ

میری روح قربان ہو تو گلاب کا تر و تازہ پھول ہے

وَمَا أَنْتَ إِلَّا نَائِبُ اللّٰهِ فِي الْوَرٰى

تو ہی مخلوق میں خدا کا نائب ہے

وَأَعْطَاكَ رَبُّكَ هٰذِهٖ ثُمَّ كَوْثَرُ

خدا نے تجھ کو یہ دیا ہے اور کوثر بھی

وَيَعْجِزُ عَنْ تَحْمِيْدِ حُسْنِكَ مُؤْمِنٌ

مومن تیرے حسن کی تعریف کرنے سے عاجز ہے

فَكَيْفَ مُجَوِّزُكَ الَّذِيْ هُوَ يُكْفَرُ

پس تیرے مدح خواں کا کیا حال ہے جسے کافر ٹھہرایا جاتا ہے

أَنَحْنُ نَفِرُّ مِنَ النَّبِيِّ وَبَابِهٖ

کیا ہم نبیؐ سے اور اس کے دروازہ سے بھاگ سکتے ہیں

خَفِ اللّٰهَ يَا صَيْدَ الرَّدٰى كَيْفَ تَجْسُرُ

اے تباہ شدہ انسان تو کیسے جرأت کرتا ہے۔ خدا سے ڈر

أَنَحْنُ تَرَكْنَا قِبْلَةَ اللّٰهِ شِقْوَةً

کیا ہم نے شقاوت سے قبلۂ الٰہی کو ترک کر دیا ہے؟

أَنَتْرُكُ صُحُفَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّنَهْجُرُ

کیا ہم خدا کی کتابوں کا انکار کرکے انہیں چھوڑ سکتے ہیں؟

أَنَرْغَبُ عَنْ دِيْنِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى

کیا ہم نبی مصطفیٰؐ کے دین سے روگرداں ہیں؟

وَدِيْنًا مُّخَالِفَ دِيْنِهٖ نَتَخَيَّرُ

اور اس کے مخالف کوئی اور دین اختیار کر سکتے ہیں؟

(كرامات الصادقين)

(۲)

فَكَمْ آيَةٍ لَّكَ فِيْ عِبَادٍ حَمِدْتَهُمْ

جن بندوں کی تو نے تعریف کی ہے ان میں تیرے بہت نشان ہیں

وَلَاسِيَّمَا عَبْدٌ تُسَمِّيْهِ أَحْمَدَا

خاص کر اس بندے میں جس کا تو نے احمدؐ نام رکھا ہے

لَهٗ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهٖ غَلْيُ مِرْجَلٍ

اپنے رب کی عبادت میں اس کے اندر دیگ کا سا جوش ہے

وَفَاقَ قُلُوْبَ الْعَالَمِيْنَ تَعَبُّدَا

اور عبادت میں وہ سب مخلوق کے دلوں پر فائق ہو گیا ہے

وَمِنْ وَجْهِهٖ جَلّٰى لِبَعِيْدٍ وَّأَقْرَبَا

اپنے چہرہ سے اس نے قریب و بعید کو نورانی بنا دیا ہے

وَأَصَابَ وَابِلُهٗ تِلَاعًا وَّجَدْجَدَا

اور اس کا مینہ نشیب و فراز سب کو یکساں پہنچ رہا ہے

لَهٗ آيَتَا مُوْسٰى وَرُوْحُ ابْنِ مَرْيَمٍ

موسیٰ کے دو نورانی نشان اور ابن مریم کی روح سب اس کو ملے ہیں

وَعِرْفَانُ إِبْرَاهِيْمَ دِيْنًا وَّمَرْصَدَا

اور ابراہیم کا عرفان دین اور نگرانی کے لحاظ سے

وَكَانَ الْحِجَازُ وَمَا سِوَاهُ كَمَيِّتٍ　　شَفِيعُ الْوَرٰى اَحْيَا وَاَدْنَى الْمُبَعَّدَا

حجاز اور دوسرے ملک مردہ کی طرح تھے　　شفیع الخلق نے زندہ کردیا اور دور کو نزدیک کردیا

وَكَانَ مُكَاءٌ وَّفِسْقٌ شِعَارَهُمْ　　يُبَاهُوْنَ مُرْتَجِّيْنَ فِيْ سُبُلِ الرَّدٰى

فسق۔ بدگوئی اور بدکاری ان کا طریق تھا　　ہلاکت کی راہوں میں فخر کے ساتھ مٹک کر چلا کرتے تھے

فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ كَافِرٌ اِلَّا الَّذِيْ　　اَصَرَّ بِشِقْوَتِهٖ عَلٰى مَا تَعَوَّدَا

ان میں سے کوئی کافر نہ رہا بجز ایسے کے　　جو اپنی شقاوت سے بری عادت پر قائم رہا

شَرِيْعَتُهُ الْغَرَّاءُ مَوْرٌ مُعَبَّدٌ　　غَيُوْرٌ فَاَحْرَقَ كُلَّ دَيْرٍ وَّجَلْسَدَا

اس کی روشن شریعت آباد راستہ ہے　　وہ غیرت والا ہے۔ ہر مندر معبد کو جلا دیتا ہے

وَاَتٰى بِمُصْحَفِ اللّٰهِ لَا شَكَّ اَنَّهٗ　　كِتَابٌ كَرِيْمٌ يُرْفِدُ الْمُسْتَرْفِدَا

اور خدا کا کلام لایا ہے۔ بے شک وہ　　کتاب کریم ہے جو حاجتمند کی حاجت روائی کرتا ہے

فَمَنْ جَاءَهٗ ذُلًّا لِتَعْظِيْمِ شَأْنِهٖ　　فَيُعْطٰى لَهٗ فِيْ حَضْرَةِ الْقُدْسِ سُؤْدَدَا

اس کی عظمت کو دیکھ کر جو شخص نیازمندی سے آئے　　خدا کی جناب میں اس کو سرداری دی جاتی ہے

فَيَا طَالِبَ الْعِرْفَانِ خُذْ ذَيْلَ شَرْعِهٖ　　وَدَعْ كُلَّ مَتْبُوْعٍ بِهٰذَا الْمُقْتَدٰى

اے معرفت کے طالب اس کی شریعت کا دامن پکڑ لے　　اور اس پیشوا کے ہو کے کل پیشواؤں کو چھوڑ دے

يُزَكِّيْ قُلُوْبَ النَّاسِ مِنْ كُلِّ ظُلْمَةٍ　　وَمَنْ جَاءَهٗ صِدْقًا فَنَوَّرَهُ الْهُدٰى

وہ ہر ظلمت سے انسانوں کے دلوں کو پاک کردیتا ہے　　جو صدق سے اس کے پاس آیا اس کو ہدایت نے منور کر دیا

وَلَمَّا تَجَلّٰى نُوْرُهُ التَّامُّ لِلْوَرٰى　　فَلَوَّحَ وَجْهَ الْمُنْكِرِيْنَ وَسَوَّدَا

جب اس کے پورے نور نے مخلوق پر تجلی کی ہے　　اور منکروں کے منہ کو سیاہ کردیا اور جھلس دیا ہے

تَرَاءٰى جَمَالُ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي الضُّحٰى　　وَلَاحَ عَلَيْنَا وَجْهُهُ الطَّلْقُ سَرْمَدَا

تو حق کا جمال جلوہ گر ہوگیا۔ جیسے سورج دن میں　　اور اس کا ہنس مکھ چہرہ آنکھوں کو ہمیشہ روشن کرتا ہے

وَقَدِ اصْطَفَتْ مُهْجَتِيْ ذِكْرَ حَمْدِهٖ　　وَكَافٍ لَنَا هٰذَا الْمَتَاعُ تَزَوُّدَا

میرے دل نے اس کی تعریفوں کے ذکر کو پسند کر لیا ہے　　اور یہ سامان زادِ راہ کے طور پر ہمیں کافی ہے

وَفَوَّضَنِیْ رَبِّیْ اِلٰی فَیْضِ نُوْرِہٖ
مجھ کو رب نے اس کے نور کے فیض کو سونپ دیا ہے
فَاَصْبَحْتُ مِنْ فَیْضَانِ اَحْمَدَ اَحْمَدَا
اور میں احمدؐ کے فیضان سے احمد بن گیا ہوں

وَھٰذَا مِنَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ الْمُحْسِنِ
اور یہ سب اللہ کریم احسان کرنیوالے کے فضل سے ہے
وَمَا کَانَ مِنْ اَلْطَافِہٖ مُسْتَبْعَدَا
اور اس کے لطف سے ایسا ہونا کچھ بعید نہیں

وَوَاللّٰہِ ھٰذَا کُلُّہٗ مِنْ مُّحَمَّدٍ
خدا کی قسم۔ یہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طفیل ہے
وَیَعْلَمُ رَبِّیْ اَنَّہٗ کَانَ مُرْشِدَا
اور خدا جانتا ہے کہ وہی میرا مرشد برحق ہے

وَفِیْ مُھْجَتِیْ فَوْرٌ وَّجَیْشٌ لِاَمْدَحَا
میرے دل میں جوش اور ولولہ ہے کہ مدح کروں
سُلَالَۃَ اَنْوَارِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدَا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدا کے انوار کا خلاصہ ہے

کَرِیْمُ السَّجَایَا اَکْمَلُ الْحِلْمِ وَالنُّھٰی
کریم ہے اور عقل و علم میں کامل تر ہے
شَفِیْعُ الْبَرَایَا مَنْبَعُ الْفَضْلِ وَالْھُدٰی
مخلوق کا شفیع اور فضل و ہدایت کا چشمہ ہے

تَبَصَّرْ خَصِیْمِیْ ھَلْ تَرٰی مِنْ مُّشَاکِہٖ
او مدعی دیکھ کوئی شخص احمدؐ کا شریک
بِتِلْکَ الصِّفَاتِ الصَّالِحَاتِ بِاَحْمَدَا
ان صفات حسنہ میں مل سکتا ہے

بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ آمِرٌ مَانِعٌ مَعًا
بشیر ہے۔ نذیر ہے۔ حکم دینے والا نہی کرنے والا ہے
حَکِیْمٌ بِحِکْمَتِہِ الْجَلِیْلَۃِ یُقْتَدٰی
صاحب حکمت ہے اپنی روشن حکمت سے پیشوا بنا ہے

ھَدَی الْھَائِمِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّقَوَّمٍ
سرگردانوں کو سیدھی راہ کی راہ نمائی کی ہے
وَنَوَّرَ اَفْکَارَ الْعُقُوْلِ وَاَیَّدَا
اس نے عاقلوں کے فکروں کو مدد دے کر روشن کر دیا ہے

لَہٗ طَلْعَۃٌ یَجْلُو الظَّلَامَ شُعَاعُھَا
اس کے دیدار کا نور تاریکیوں کو اجلا کر دیتا ہے
ذُکَاءٌ مُّنِیْرٌ بُرْجُہٗ کَانَ بُرْجُدَا
وہ روشن آفتاب ہے اور اس کا برج کھلا ہے

لَہٗ دَرَجَاتٌ لَیْسَ فِیْھَا مُشَارِکٌ
اس کے درجے ایسے بلند ہیں کہ کوئی ان میں اس کا شریک نہیں
شَفِیْعٌ یُزَکِّیْنَا وَیُدْنِی الْمُبْعَدَا
ایسا شفیع ہے کہ ہمکو پاک کرتا اور راندۂ درگاہ کو مقرب بناتا ہے

وَمَا ھُوَ اِلَّا نَائِبُ اللّٰہِ فِی الْوَرٰی
وہ خدا کا نائب اس کی مخلوق میں ہے
وَفَاقَ جَمِیْعًا رَحْمَۃً وَّتَوَدُّدَا
اور رحمت اور مہربانی میں سب سے بڑھ گیا ہے

تَخَيَّرَهُ الرَّحْمَانُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهٖ　　　وَاَعْطَاهُ مَالَمْ يُعْطِ اَحَدٌ مِّنَ النَّدَا
خدائے رحمان نے اس کو مخلوق سے برگزیدہ کیا ہے　　　اور اس کو وہ انعام دیئے جو کسی کو نہیں دیئے

وَقَدْ كَانَ وَجْهُ الْاَرْضِ وَجْهًا مُسَوَّدًا　　　فَصَارَ بِهٖ نُوْرًا مُّنِيْرًا وَّ اَسْعَدَا
تحقیق تمام روئے زمین کالی سیاہ تھی　　　اس کے ذریعہ نورانی روشن اور خوشبخت ہو گئی

وَاَرْسَلَهُ الْبَارِيْ بِآيَاتِ فَضْلِهٖ　　　اِلٰى حِزْبِ قَوْمٍ كَانَ لُدًّا وَّ مُفْسِدَا
خدا نے اس کو اپنے فضل کے نشانوں کے ساتھ بھیجا　　　ایسی قوم کی طرف جو دشمن اور سخت تھی اور جھگڑالو تھی

وَمُلْكٍ تَاَبَّطَ كُلَّ شَرٍّ قَوْمُهٗ　　　وَكُلٌّ تَلَا الْبَغْيَ اِذَا رَاحَ اَوْ غَدَا
اور ایسے ملک میں بھیجا جس کے لوگ کل بدیاں اپنے ساتھ رکھتے تھے　　　جب صبح و شام کو چلتے تو سب نافرمانی کی پیروی کرتے تھے

بِبُوْيَةِ مَكَّةَ ذَاتِ حِقْفٍ وَّ جَنْدَلٍ　　　بِلَادٌ تَرٰى فِيْهَا سَفِيْهًا مُّصَمَّدَا
مکہ کی پہاڑی زمین جس میں ریگستان اور کنکر پتھر تھے　　　ایسے شہر جن میں پہاڑیاں اور دامن کوہ تھے

وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ زُرُوْعٍ وَّ دَوْحَةٍ　　　تَرٰى كَالْقَتِيْمِ تُرَابَهٗ اَزْعَرَ اَرْبَدَا
جس میں نہ زراعت تھی اور نہ درخت تھے　　　جس کی مٹی غبار کی طرح خاکستری تھی

تَكَنَّفَ عَقْوَةَ دَارِهٖ ذَاتَ لَيْلَةٍ　　　جَمَاعَةُ قَوْمٍ كَانَ لُدًّا وَّ مُفْسِدَا
ایک رات میں مفسد دشمنوں کی جماعت نے　　　اس کے گھر کا احاطہ کر لیا تھا

فَاَدْرَكَهٗ تَاْيِيْدُ رَبٍّ مُّهَيْمِنٍ　　　وَنَجَّاهُ عَوْنُ اللّٰهِ مِنْ صَوْلَةِ الْعِدَا
اس خدائے کارساز کی تائید نے اس کو پالیا　　　اور خدا کی مدد نے اس کو دشمنوں کے حملہ سے نجات دی

تَذَكَّرْتُ يَوْمًا فِيْهِ اُخْرِجَ سَيِّدِيْ　　　فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَيْنِ مِنِّيْ بِمُنْتَدٰى
مجھے وہ دن یاد آیا جس میں میرے سید و مولا نکالے گئے تھے　　　میری آنکھوں سے آنسو مجلس میں بہنے لگے

اِلَى الْاٰنَ اَنْوَارٌ بِتُرْبَةِ يَثْرِبٍ　　　نُشَاهِدُهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ تَجَدُّدَا
اب تک مدینہ کی پتھریلی زمین میں ایسے انوار ہیں　　　کہ ہم ان کو ہر روز نئے تازہ دیکھتے ہیں

فَوَجْهُ الْمَدِيْنَةِ صَارَ بِهٖ مُنَوَّرًا　　　وَبَارَكَ حَوْلَ نَوَاحِيْهَا وَهَدًّا وَّ فَدْفَدَا
مدینہ کا چہرہ اس کے سبب منور ہو گیا　　　اور اس کے ارد گرد کی زمین کو بابرکت بنا دیا

حفا في جناني نورا من صبابته — فاصبحت ذا فهم سليم وذا الهدى

دلوں کو روشنی سے بھر دیا [illegible] نور [illegible] گیا — پس میں صاحب فہم سلیم اور ہدایت یافتہ ہو گیا ہوں

وارسلني ربي بتاييد دينه — فجئت بهذا القرن عبدا مجددا

خدا نے مجھ کو اس کے دین کی تائید کے لئے بھیجا ہے — پس میں اس صدی کا مجدد بن کر آیا ہوں

له صحبة كانوا محبين حبه — وتبعوا اثرى قدميه للعين اثمدا

اس کے اصحاب اس کی محبت میں [illegible] ہو چکے تھے — اور اس کے قدموں کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بناتے تھے

وآروا نشاطا عند كل مشية — [illegible]

انھوں نے [illegible] خوشی ظاہر کی — اس تیز رفتاری کی طرح جو اپنی تیزی کی وجہ سے [illegible] ظاہر [illegible]

واذا نبينا اتاك بغنمه — فراعوا الى صوت الحبيب تودّدا

اور جب ہمارے مرشد نے اپنے [illegible] کو آواز دے کر بلایا — تو سب اپنے گدریان کی آواز کی طرف بڑی محبت سے دوڑے

وكان وصال الحق في [illegible] — [illegible] مدوا اليدا

اور خدا کا وصال ان کی [illegible] تھا — اور [illegible] کے لئے کیا کرتے تھے

[illegible] — وجاءوا بميدان القتال تجلدا

وہ اپنی موت میں زندگی پاتے تھے — میدان لڑائی کے میدان میں بہادرانہ آیا کرتے تھے

وجاشت اليهم من [illegible] نفوسهم — وانذرهم قوم شقي تهددا

[illegible] — اور شقی لوگ ان کو دھمکایا کرتے تھے

فظلوا يبادون [illegible] — وما كان منهم من ابي او تردّدا

اور وہ صدق سے موتوں کو بلایا کرتے تھے — ان میں کوئی بھی نافرمان اور متردد نہ تھا

[illegible] عن الاهواء [illegible] — [illegible]

خواہشات [illegible] — [illegible] میں رہتے تھے

تلقوا علوما من كتاب مقدس — [illegible]

کتاب مقدس سے [illegible] علوم سیکھ لئے تھے — [illegible] کرم سے ان کو پسند کر لیا تھا

أَتَعْرِفُ قَوْمًا كَانَ مَيْتًا كَمِثْلِهِمْ ... نَؤُوْمًا كَأَمْوَاتٍ جَهُوْلًا يَلَنْدَدَا

کیا تو جانتا ہے ایسے لوگوں کو ایسے مردہ خوابیدہ ... جو مُردوں کی طرح جاہل دشمن ہوں جھگڑالو

فَأَيْقَظَهُمْ هٰذَا النَّبِيُّ فَأَصْبَحُوْا ... مُنِيْرِيْنَ مَحْسُوْدِيْنَ فِي الْعِلْمِ وَالْهُدٰى

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسا جگا دیا تھا کہ وہ لوگ ... نور بخش ہو گئے اور علم و ہدایت میں محسود ہو گئے

وَجَاءُوْا وَنُوْرٌ مِنْ وَرَاءِ سُوْقِهِمْ ... إِلَيْهِ وَنُوْرٌ مِنْ أَمَامٍ مُقَوِّدَا

وہ چلتے تھے۔ پیچھے سے اُن کو نور ہانکتا تھا ... اور آگے آگے بھی نور ان کی رہنمائی کرتا تھا

وَلَوْ كُشِفَ بَاطِنُهُمْ تَرَى فِيْ قُلُوْبِهِمْ ... يَقِيْنًا كَطَبَقَاتِ السَّمَاءِ مُنَضَّدَا

اگر ان کا باطن کھولا جائے تو دیکھے گا ان کے دلوں کو ... آسمانوں کی طرح تہ بہ تہ یقین سے پُر دیا ہوا

تَدَارَكَهُمْ لُطْفُ الْإِلٰهِ تَفَضُّلًا ... وَزَكّٰى بِرُوْحٍ مِنْهُ فَضْلًا وَأَيَّدَا

فضل کے رو سے خدا کے لطف نے ان کا تدارک کر لیا تھا ... اور روح القدس سے پاک ہو گئے اور مؤید تھے

فَفَاقُوْا بِفَضْلِ اللّٰهِ خَلْقَ زَمَانِهِمْ ... بِعِلْمٍ وَإِيْمَانٍ وَنُوْرٍ وَبِالْهُدٰى

وہ خدا کے فضل سے زمانہ کے لوگوں پر فائق ہو گئے تھے ... ایمان - علم - نور اور ہدایت کی رُو سے

وَهٰذَا مِنَ النُّوْرِ الَّذِيْ هُوَ أَحْمَدُ ... فِدًى لَكَ رُوْحِيْ يَا مُحَمَّدُ سَرْمَدَا

یہ سب اس نور کی برکت سے تھا جو احمدؐ ہے ... اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری جان تجھ پر فدا ہو

أُمِرْتَ مِنَ اللّٰهِ الَّذِيْ كَانَ مُرْشِدًا ... فَأَحْرَقْتَ بِدْعَاتٍ وَقَوَّمْتَ مَرْصَدَا

تو خدا سے جو ہادی و رہنما ہے مامور ہوا ... بدعتوں کو تو نے جلا دیا اور راہ کو تو نے سیدھا کر دیا۔

وَجِئْتَ لِتَنْجِيَةِ الْأَنَامِ مِنَ الْهَوٰى ... فَوَاهًا لِمُنْجِيْ خَلَّصَ الْخَلْقَ مِنْ رَدًى

تو لوگوں کو نفسانی خواہشات سے چھڑانے آیا تھا ... آفرین ایسے منجی پر جس نے دنیا کو ہلاکت سے بچا لیا

تَوَرَّمَتْ قَدَمَاكَ لِلّٰهِ قَائِمًا ... وَمِثْلَكَ رَجُلًا مَا سَمِعْنَا تَعَبُّدَا

تیرے قدم خدا کی عبادت میں کھڑے کھڑے ورم پذیر ہو گئے ... تیرے جیسا عابد ہم نے کبھی نہیں سنا

جَذَبْتَ إِلَى الدِّيْنِ الْقَوِيْمِ بِقُوَّةٍ ... وَمَا ضَاعَتِ الدُّنْيَا إِذَا الدِّيْنُ شُيِّدَا

تو نے اپنے زور سے لوگوں کو دینِ قویم کی طرف کھینچا ... اور جب دین کی عمارت پختہ ہو تو دنیا بھی ہاتھ سے نہیں جاتی

وَأَرْسَلَكَ الْبَارِيْ بِآيَاتِ فَضْلِهٖ ... لِكَيْ تُنْقِذَ الْإِسْلَامَ مِنْ فِتَنِ الْعِدَا
خدا نے تجھے اپنے فضل کے نشانوں کے ساتھ بھیجا ... تاکہ تو اسلام کو دشمنوں کے فتنوں سے چھڑائے

يُحِبُّ جَنَانِيْ كُلَّ أَرْضٍ وَطِئْتَهَا ... فَيَا لَيْتَ لِيْ كَانَتْ بِلَادُكَ مَوْلِدَا
میرا دل اس زمین سے پیار کرتا ہے جس پر آپ نے قدم رکھے ... کاش آپ کا وطن ہی میرا زاد بوم ہوتا

وَأَكْفَرَنِيْ قَوْمِيْ فَجِئْتُكَ لَاهِفًا ... وَكَيْفَ يُكَفَّرُ مَنْ يُوَالِيْ مُحَمَّدًا
میری قوم نے مجھے کافر کہا اور میں تیری جناب میں مظلوم ہو کر آیا ہوں ... اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہے اس کو کیسے کافر قرار دیا جا سکتا ہے

وَمَوْتِيْ بِسُبُلِ الْمُصْطَفٰى خَيْرُ مِيْتَةٍ ... فَإِنْ فُزْتُهَا فَأُحْشَرَنْ بِالْمُقْتَدٰى
میری موت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں بہترین موت ہے ... اگر یہ مجھے حاصل ہو جائے تو اپنے پیشوا کے ساتھ اٹھوں گا

سَأُدْخَلُ مِنْ عِشْقِيْ بِرَوْضَةِ قَبْرِهٖ ... وَمَا تَعْلَمُ هٰذَا السِّرَّ يَا تَارِكَ الْهُدٰى
عشق کے باعث میں روضۂ رسولؐ میں داخل کیا جاؤں گا ... اے ہدایت کے دشمن تم اس راز کو جانتے ہی نہیں

(کرامات الصادقین)

(۷)

عَلَيَّ لِرَبِّيْ نِعْمَةٌ بَعْدَ نِعْمَةٍ ... فَلَا زِلْتُ فِيْ نَعْمَائِهٖ أَتَقَلَّبُ
مجھ پہ میرے خدا کی نعمت پر نعمت ہے ... پس میں ہمیشہ اس کی نعمتوں میں لوٹتا رہتا ہوں

وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ شَمْسٌ مُنِيْرَةٌ ... وَلِبَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدْرٌ وَكَوْكَبُ
بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) چمکنے والے سورج ہیں ... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چاند اور ستارے ہیں

ذُكَاءٌ مُنِيْرٌ قَدْ أَنَارَ قُلُوْبَنَا ... وَلَهٗ إِلٰى يَوْمِ النُّشُوْرِ مُعَقِّبُ
آپ چمکنے والا آفتاب ہیں جس نے ہمارے دلوں کو روشن کر دیا ہے ... اور اس کے لئے قیامت تک جانشین رہیں گے

وَفِي اللَّيْلِ بَعْدَ الشَّمْسِ قَمَرٌ مُنَوِّرٌ ... كَمَا فِي الزَّمَانِ نُشَاهِدَنْ وَنُجَرِّبُ
غروب آفتاب کے بعد بدر روشنی دیتا ہے ... جیسا کہ اس دنیا میں ہم مشاہدہ اور تجربہ کرتے ہیں

وَلِلّٰهِ اَلْطَافٌ عَلٰی مَنْ اَحَبَّهٗ فَمِنْ رَبِّهٖ فِیْ کُلِّ شَأْنٍ یُثَابُ
جو نبیؐ سے محبت کرتا ہے خدا اس پر اپنے الطاف نازل کرتا ہے — اور [illegible]

وَشِیْمَتُهٗ هٰذَا فَسُرَّتْ فِیْ دَهْشَتِیْ [illegible]
اس کی عادات اپنے فضائل میں یکتا ہیں — [illegible]

وَرَعٰی وَآتَی الصَّحْبَ اَیْسَا سَائِغًا [illegible]
وہ تمام جہان کا چرواہا بنا اور اپنے دوستوں کو شیر شیریں پلایا — [illegible]

وَلَیْسَ التُّقٰی فِی الدِّیْنِ اِلَّا اتِّبَاعَهٗ وَکُلٌّ [illegible]
اصل تقویٰ آپؐ کی اتباع میں ہے — [illegible]

وَلَوْ کَانَ مَاءٌ مِثْلَ عَسَلٍ بِطَعْمِهٖ فَوَاللّٰهِ بَحْرُ الْمُصْطَفٰی مِنْهُ اَعْذَبُ
اگر کوئی پانی اپنے مزہ میں شہد کی طرح بھی ہو — خدا کی قسم مصطفیٰؐ کا دریا اس سے زیادہ شیریں ہے

مَدَحْتُكَ یَا مَحْبُوْبُ صِدْقًا [illegible]
اے محبوب من! میں نے تیرا مدح صدق دل سے کیا ہے — [illegible]

وَاِنَّا اَتَیْنَا فِیْ عَطَایَاكَ رَاغِبًا [illegible]
ہم تیری عطا میں رغبت کرتے ہوئے آئے ہیں — [illegible]

وَوَاللّٰهِ حُبُّكَ لِلنَّجَاةِ لِمُؤْمِنٍ دَلِیْلٌ وَعُنْوَانٌ [illegible]
بخدا تیری محبت ہر ایک مومن کی نجات کا ذریعہ اور عنوان ہے — [illegible]

وَآثَرْتُ حُبَّكَ بَعْدَ حُبِّ مُهَیْمِنٍ [illegible]
خدا کی محبت کے بعد میں نے تیری محبت کو لیا — [illegible]

وَنَسْتَصْغِرُ الدُّنْیَا وَخَضْرَاءَهَا مَعًا فَلَا نَبْتَغِیْ مِنْهَا وَلَا نَتَغَلَّبُ
ہم دنیا اور اس کی تازگی کو حقیر سمجھتے ہیں — [illegible]

(کرامات الصادقین)

(۸)

فیا ربِّ اصلح حالَ امّةِ سیّدی ۔۔۔ وعندک هیّنٌ عندنا متعسّرُ

اے میرے رب! میرے سردار کی امت کی حالت کی اصلاح کر ۔۔۔ جو تیرے نزدیک آسان ہے اور ہمارے لئے مشکل ہے

وانّ امامی سیّدُ الرّسلِ احمدُ ۔۔۔ رضیناه متبوعاً وربّی ینظرُ

میرا پیشوا احمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سب رسولوں کا سردار ہے ۔۔۔ ہم نے اس کو متبوع پسند کر لیا ہے اور میرا رب شاہد ہے

ولا شکّ انّ محمّداً شمسُ الهدیٰ ۔۔۔ الیه رغبنا مؤمنین فنشکرُ

اور بیشک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہدایت کے سورج ہیں ۔۔۔ اس کی طرف ہم نے مومن ہو کر رخ کیا اور شکر کرتے ہیں

له درجاتٌ فوق کلّ مدارجٍ ۔۔۔ له لمعاتٌ لا یلیها تصوّرُ

آپ کے درجے سب درجوں سے اوپر ہیں ۔۔۔ آپ کی روشنیاں ہیں کہ ان کا تصور نہیں پہنچ سکتا

أبعد نبیّ الله شیءٌ یروقنی ۔۔۔ أبعد رسول الله وجهٌ منوّرُ

کیا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کوئی چیز مجھے خوبصورت لگ سکتی ہے ۔ کیا رسول کریمؐ کے بعد کوئی اور منور چہرہ ہے؟

علیک سلامُ الله یا مرجعَ الوریٰ ۔۔۔ لکلّ ظلامٍ نورُ وجهک نیّرُ

تجھ پر خدا کا سلام ہو اے مرجع خلائق ۔۔۔ ہر ایک اندھیرے کے لئے آپ کا چہرہ سورج ہے

یحمدک الله العلیم بحمده ۔۔۔ ویُثنی علیک الصّبحُ اذ هو یُسفرُ

خدا تیری حمد کرتا ہے ۔۔۔ اور صبح تیری ثنا کرتی ہے جب وہ نکلتی ہے

تعشّقتُ ... لا استطیع ثناءه ۔۔۔ لأرفع من مدحی واعلیٰ واکبرُ

میں نے ... تعریف کی ہے ۔۔۔ لیکن وہ میری تعریف سے ارفع و اعلیٰ ہے

دعوا کلّ فخرٍ للنبیّ محمّدٍ ۔۔۔ امام جلالةِ شانه الشمسُ احقرُ

ہر قسم کا فخر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چھوڑ دو ۔۔۔ آپ کی جلالت شان کے سامنے سورج بھی حقیر ہے

وصلّوا علیه وسلّموا ایّها الوریٰ ۔۔۔ وذروا له طرق التّشاجر تؤجروا

اور اے لوگو اس پر صلوٰۃ و سلام بھیجو ۔۔۔ اور اس کی خاطر جھگڑے چھوڑ دو تمہیں اجر ملے گا

وَوَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا ۔۔۔ وَفِیْ کُلِّ آنٍ مِّنْ سَنَاہُ اُنَوَّرُ

اور اللہ کی قسم میں نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کی ہے ۔۔۔ اور ہر وقت آپ کی روشنی سے ہی میں نور پاتا ہوں

وَفَوَّضَنِیْ رَبِّیْ اِلٰی رَوْضِ فَیْضِہٖ ۔۔۔ وَاِنِّیْ بِہٖ اَجْنِی الْجَنٰی وَاُنَضَّرُ

میرے رب نے مجھے آپ کے فیض کے باغوں کے سپرد کر دیا ہے ۔۔۔ میں اسی کے فیض سے پھل حاصل کرتا ہوں اور تروتازہ ہوں

وَلِدِیْنِہٖ فِیْ جَذْرِ قَلْبِیْ لَوْعَۃٌ ۔۔۔ وَاِنَّ بَیَانِیْ عَنْ جَنَانِیْ یُخَبِّرُ

اور آپ کے دین کے لئے میرے دل میں ایک تڑپ ہے ۔۔۔ اور میرا بیان میرے دل کی حالت کو ظاہر کرتا ہے

وَرِثْتُ عُلُوْمَ الْمُصْطَفٰی فَاَخَذْتُہَا ۔۔۔ وَکَیْفَ اَرُدُّ عَطَاءَ رَبِّیْ وَاَفْجُرُ

میں حضرت مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علوم کا وارث ہوا اور میں نے انکو لے لیا ۔۔۔ اور میں اپنے رب کی عطا کو رد کر کے کیونکر فاجر بن جاؤں؟ (نور الحق)

(۹)

حَمَامَتُنَا تَطِیْرُ بِرِیْشِ شَوْقٍ ۔۔۔ وَفِیْ مِنْقَارِہَا تُحَفُ السَّلَامِ

ہمارا کبوتر چونچ میں سلام کے تحفے ۔۔۔ لئے ہوئے شوق کے پروں کے ساتھ

اِلٰی وَطَنِ النَّبِیِّ حَبِیْبِ رَبِّیْ ۔۔۔ وَسَیِّدِ رُسْلِہٖ خَیْرِ الْاَنَامِ

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وطن کی طرف اُڑ رہا ہے ۔۔۔ جو میرے رب کے پیارے اور رسولوں کے سردار اور سب سے بہتر ہیں

(حمامۃ البشریٰ)

(۱۰)

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِبَدْرٍ ہَاشِمِیٍّ عَرَبِیٍّ ۔۔۔ وَدَادُہٗ قُرْبَۃٌ نَاہِیْکَ عَنْ قُرَبٍ

میری جان ہاشمی عربی چاند پر قربان ہو ۔۔۔ جس کی محبت قرب پر قرب کا ذریعہ ہے جس سے بڑھ کر کوئی قرب نہیں ہو سکتا

نَجَّی الْوَرٰی مِنْ کُلِّ زُوْرٍ وَّمَعْصِیَۃٍ ۔۔۔ وَمِنْ فُسُوْقٍ وَّمِنْ شِرْکٍ وَّمِنْ تَبَبٍ

اس نے ہر مخلوق کو ہر قسم کے جھوٹ اور گناہ ۔۔۔ اور فسق اور ہلاکت سے نجات دی (سرّ الخ

(۱۱)

يَا سَيِّدِيْ يَا مَوْئِلَ الضُّعَفَاءِ — جِئْنَاكَ مَظْلُوْمِيْنَ مِنْ جُهَلَاءِ
اے میرے سردار! اے ضعیفوں کی جائے پناہ! — میں تیری بارگاہ میں جاہلوں کے ظلم سے تنگ آکر آیا ہوں

إِنَّ الْمَحَبَّةَ لَا تُضَاعُ وَتُشْتَرٰى — إِنَّا نُحِبُّكَ يَا ذُكَاءَ سَخَاءِ
محبت رائیگاں نہیں جاتی اور نہ خریدی جاتی ہے — اے آفتابِ سخاوت ہم تجھ سے محبت کرتے ہیں

يَا شَمْسَنَا انْظُرْ رَحْمَةً وَّتَحَنُّنًا — يَسْعٰى إِلَيْكَ الْخَلْقُ لِلْإِرْكَاءِ
اے ہمارے آفتاب ہم پر نظرِ رحمت و مہربانی فرما — تمام خلق تیری طرف پناہ کے لئے دوڑتی چلی آتی ہے

أَنْتَ الَّذِيْ هُوَ عَيْنُ كُلِّ سَعَادَةٍ — تَهْوِيْ إِلَيْكَ قُلُوْبُ أَهْلِ صَفَاءِ
تو ہر قسم کی سعادت کا چشمہ ہے — اہلِ صفاء کے دل تیری طرف جھکتے ہیں

أَنْتَ الَّذِيْ هُوَ مَبْدَءُ الْأَنْوَارِ — نَوَّرْتَ وَجْهَ الْمُدْنِ وَالْبَيْدَاءِ
تو انوار کی آماجگاہ ہے — تو نے شہروں اور جنگلوں کو منور کر دیا ہے

إِنِّيْ أَرٰى فِيْ وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ — شَأْنًا يَفُوْقُ شُئُوْنَ وَجْهِ ذُكَاءِ
میں تیرے روشن چہرہ میں — وہ شان دیکھتا ہوں جو آفتاب کی شانوں سے فائق ہے

شَمْسُ الْهُدٰى طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَّكَّةٍ — عَيْنُ النَّدٰى نَبَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ
آفتابِ ہدایت ہمارے لئے مکّہ سے طلوع ہوا — چشمۂ سخاوت ہمارے لئے غارِ حرا سے پھوٹا

ضَاهَتْ أَيَاةُ الشَّمْسِ بَعْضَ ضِيَائِهٖ — فَإِذَا رَأَيْتُ فَهَاجَ مِنْهُ بُكَائِيْ
سمی آفتاب کی بعض کرنیں اس کے بعض نور سے کچھ مشابہت رکھتی ہیں مگر جب اس کے پورا نور کو دیکھتا ہوں تو از راہِ محبت رونے لگتا ہوں

نَسْعٰى كَفِتْيَانٍ بِدِيْنِ مُحَمَّدٍ — لَسْنَا كَرَجُلٍ فَاقِدِ الْأَعْضَاءِ
ہم جوانوں کی طرح دینِ محمدؐ کی اشاعت میں کوشاں ہیں — اور ہم اپاہج کی طرح سست نہیں بیٹھے

أَعْلَى الْمُهَيْمِنُ هِمَمَنَا فِيْ دِيْنِهٖ — نَبْنِيْ مَنَازِلَنَا عَلَى الْجَوْزَاءِ
خدا تعالیٰ نے اشاعتِ دین میں ہماری ہمتوں کو بلند کر دیا ہے — اب ہم تو اپنے مکانات برجِ جوزاء میں بناتے ہیں

(انجامِ آتھم)

(۱۲)

أتزعم أن رسولنا سيد الورى — على زعم شانئه توفي أبتر

کیا تو گمان کرتا ہے کہ فخر کائنات ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم — بے اولاد مرنے کی حالت میں وفات پا گئے جیسا دشمن بدگو کا خیال ہے

فلا والذي خلق السماء لأجله — له مثلنا ولد إلى يوم يحشر

مجھے اس کی قسم ہے جس نے آسمان بنایا کہ ایسا نہیں ہے — بلکہ ہمارے نبی صلعم کے بیٹے میری طرح اور بھی بیٹے ہیں اور قیامت تک ہونگے

وإنا ورثنا مثل ولد متاعه — فأي ثبوت بعد ذلك يحضر

اور ہم نے اولاد کی طرح اس کی وراثت پائی — پس اس سے بڑھ کر اور کون سا ثبوت ہے جو پیش کیا جائے (اعجاز احمدی)

(۱۳)

نختار آثار النبي وأمره — نقفو كتاب الله لا الآراء

ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حکم کو اختیار کرتے ہیں — ہم اللہ کی کتاب کی پیروی کرتے ہیں نہ انسانی آراء کی

إنا براء في مناهج صدقه — من كل زنديق عدو دهاء

ہم آپ کے سچے راستوں میں ہر بے دین — اور عقل کے دشمن سے بیزار ہیں

إنا نطيع محمدا خير الورى — نور المهيمن دافع الظلماء

ہم سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں — جو خدا کا نور اور تاریکیوں کو دور کرنے والا ہے (انجام آتھم)

(۱۴)

إني أرى صحب الرسول جميعهم — عند المليك بعزة قعساء

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہؓ کو — خدائے قادر کے حضور بلند مقام عزت پر دیکھتا ہوں

تبعوا الرسول برحله وثواء — صاروا بسبل حبيبهم كعفاء

انہوں نے سفر و حضر میں رسولؐ کا ساتھ دیا — وہ اپنے محبوب کی راہ میں خاک کی طرح بچھ گئے

نَهَضُوْا لِنَصْرِ نَبِیِّنَا بِوَفَاءٍ عِنْدَ الضَّلَالِ وَفِتْنَةٍ صَمَّاءٍ

وہ ہمارے نبی کی نصرت کے لئے پوری وفاداری سے کھڑے ہوئے گمراہی اور خطرناک فتنہ کے وقت

(۱۵)

یَا رَبِّ فَارْحَمْنَا بِصَحْبِ نَبِیِّنَا وَاغْفِرْ وَأَنْتَ اللّٰہُ ذُو الْآلَاءِ

اے میرے رب تو ہمارے نبیؐ کے صحابہؓ کے طفیل ہم پر رحم فرما بار! مغفرت فرما تو بڑی نعمتوں والا اللہ ہے

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ لَوْ قَدَرْتُ وَلَمْ أَمُتْ

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اگر میں موت سے بچ کر قادر ہو سکوں

لَأَشَعْتُ مَدْحَ الصَّحْبِ فِی الْأَعْدَاءِ

تو میں ہمیشہ دشمنوں میں صحابہؓ کی مدح شائع کرتا رہوں

(سر الخلافہ)

○

ضروری نوٹ: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو، فارسی اور عربی کی درثمینوں سے مندرجہ بالا مدحیہ اشعار نقل کئے گئے ہیں حتی الامکان جملہ اشعار کو جن کا تعلق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا سے ہے جمع کر دیا گیا ہے اگر کسی جگہ فروگذاشت ہوئی ہو تو اطلاع ملنے پر اس کی تلافی کی جائے گی۔ واللہ الموفق ——— (ادارہ)

ہماری مفید کتابیں

۱۔ **تحریری مناظرہ:** پادری عبدالحق صاحب اور احمدی مناظر مولانا ابوالعطاء صاحب کے درمیان الوہیت مسیحؑ کے موضوع پر تحریری مناظرہ ہوا تھا۔ پادری صاحب دو پرچوں کے بعد ہی لاجواب ہو گئے تھے۔ پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے (۱/۵۰)

۲۔ **نبراس المومنین:** رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی منتخب احادیث مع ترجمہ و تشریح سادہ زبان میں مجموعہ ہا۔ بے نصاب تعلیم میں شامل ہے قیمت فی نسخہ پچاس پیسے

۳۔ **الفرقان کے مجلد فائل:** گزشتہ چند سالوں کے الفرقان کے مکمل مجلد فائل موجود ہیں جو نادر و نایاب ہو رہے ہیں۔ جلد حاصل کریں۔ قیمت: فی مجلد فائل بیس روپے۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ الفرقان ربوہ

"تصویر کا دوسرا رخ": ——— یہ تحقیقی کتاب عمدہ طباعت کے ساتھ ولائتی کاغذ پر طبع ہوئی ہے اس میں فاضل مصنف مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نے ڈیڑھ صدی یعنی ۱۶۹۹ء سے لیکر ۱۸۴۹ء تک کے ان حالات کا تاریخی جائزہ لیا ہے جو برصغیر میں مسلمانوں پر گزرتے رہے۔ کتاب قابل مطالعہ ہے قیمت آٹھ روپیے ملنے کا پتہ: گوردوارہ ٹیکسٹ بک اکیڈمی گوجرانوالہ۔ نوٹ: ایام جلسہ میں یہ کتاب رعایتی قیمت سات روپیہ پر فاضل مصنف سے ربوہ میں حاصل کی جا سکتی ہے۔

الفردوس

انارکلی میں لیڈیز کپڑے

کیلئے

آپ کی اپنی دکان ہے

الفردوس

۸۵- انارکلی

لاہور

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں

اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ: پانچ روپیہ

آپ کے اپنے

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان، اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!

انڈس ٹریول سروس

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹیز ہوٹل لاہور

دیدہ زیب ملبوسات بہترین ڈیزائن

ہماری دکان پر قریباً ہر قسم کے دیدہ زیب ملبوسات بہترین ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں مثلاً T.K ٹیٹرون شرٹنگ ٹیک، دی فلیٹ، نائلسٹر فلیٹ، نائٹرلیکس لٹھا، کرنالی سوٹ، جاپانی تھوز پرنٹ، لون، وائل کیمرک، کاٹن ٹیپ ورسٹ، لٹھا، پاپلین وغیرہ

مناسب دام۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

فون: ۵۱۷

سرزمینِ قادیان کا ○ اوّلین دواخانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا

- قدیمی ——
- اولین ——
- شہرہ آفاق ——

حبِّ اٹھرا رجسٹرڈ

مکمل کورس —— بتیس روپے

- **دوائی خاص:** زنانہ امراض کا واحد علاج —— ۱۲- اونس کی قیمت —— دس۱۰ روپے
- **زدجامِ عشق:** طاقت کی لاثانی دوا —— قیمت -۶ گولی —— پچیس۲۵ روپے
- **حبِّ مفیدالنساء:** بے قاعدگی کا بہترین علاج —— قیمت —— دس۱۰ روپے
- **حبِّ مسان:** سوکھے کی مجرّب دوا —— قیمت —— پانچ۵ روپے
- **معین الصحت:** تلی۔ میس۔ خرابی جگر اور یرقان کا علاج۔ قیمت —— دس۱۰ روپے

—— : ہمارا اصول : ——

- صاف ستھرے اجزا
- دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ
- غریبانہ قیمت
- مخلصانہ مشورہ

—— اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے آرہے ہیں

مشہور دواخانہ

حکیم عبدالحمید
ابنِ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون نمبر ۴۸۴۴
بالمقابل ایوانِ محمودؓ ربوہ

کراچی میں جائداد

کراچی میں جائداد کی خرید و فروخت - انتظام - کرایہ کے لئے احباب رجوع فرمائیں

سلطان احمد طاہر — سلیمان احمد طاہر

PROPERTY LINKS

25-C COMMERCIAL AREA,

DEFENCE HOUSING SOCIETY.

KARACHI. 4.

Telephones. 542381 – 542382, ——— 534832,

مفید اور مؤثر دوائیں

نورِ کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوب صورتی کے لئے نہایت مفید

خارش ۔ پانی بہنا ۔ ناخونہ ۔ دھند ۔ ضعف بصارت وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ہے عرصہ ساٹھ سال سے استعمال ہو رہا ہے ۔ شک و ترقیب کی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہترین تجویز جو نہایت اعلیٰ اور عمدہ اجزاء کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے ۔ اٹھرا بچوں کا مردہ پیدا ہونا ۔ پیدا ہونے کے بعد جلد مر جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا ۔ یا لاغر ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے

قیمت پانچ روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ

گولبازار ۔ ربوہ

ٹیلیفون نمبر ۵۳۸

الفضل

روزنامہ ربوہ

ہمارا ، آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات علماء سلسلہ کے اہم مضامین ، بیرونی ممالک میں جماعت کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شامل ہوتی ہیں ۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں :

اس کی توسیع اشاعت

آپ کا جماعتی فریضہ ہے

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہر قسم کا سامانِ سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ

سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور۔ کو یاد رکھیں!

ٹیلیفون نمبر: ۶۴۵۰۰

ناشر: ابوالعطاء جالندھری۔ پرنٹر: سیّد عبدالحئی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ الفرقان۔ ربوہ

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Shezan
Beach Jam
HOT KETCHUP
HOT KETCHUP
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ، لاہور

هر احمدی کے لئے درود شریف پڑھتے رہنا لازمی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام شرائط بیعت میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہر احمدی :-

"بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خداتعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا"

(اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹)

صرف ڈائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا -